ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلّہ + بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام

BADR QADIAN
بدر

قیمت پیشگی ... مع ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ — مرزا غلام احمد | Reg No. L CCLXXXVIII | مسیح وقت ہادی مہدی ہم مجدد بہر اصلاح

جلد ۱۱ — ۸ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۱۱ء مطابق ۱۵ اگھن سمت — نمبر ۸ و ۹

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

پیشگی چار روپے

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا + دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے + سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا + چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے + پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا + ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا + ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا + ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا + نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا + دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسلِ رب العباد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندر است
منکرِ آں مورد لعن خدا است
معجزاتِ انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزدِ ما کفر است خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہؤا)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے بفضلہ و کرمہ بخیر و عافیت ہین درس قرآن شریف جاری ہے حضرت صاحبزادہ صاحب بمعہ تمام اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام بخیر و عافیت ہین حضرت میر ناصر نواب صاحب معلوم نہین کہ کس جگہ ہین کیونکہ ایک دینی خدمت کی انجام دہی مین وہ ایسے جوش کے ساتھ مصروف ہین کہ کبھی کوئی خط لکھنے کی بھی پرواہ نہین کرتے تعجب ہے کہ جہان جاتے ہین وہان سے احباب بھی ان کے متعلق کوئی خط نہین لکھتے شاید ان کا خیال ہوتا ہوگا کہ میر صاحب خود لکھتے رہتے ہون گے ایک مہمان سے سنا گیا ہے کہ ضلع لائلپور مین آپ دورہ لگائے ہین اور امید کی جاتی ہے کہ یوم عید الضحیٰ تک یہان تشریف آور ہون۔ ایک نو وارد مہمان جناب ظہیر بدایونی کی خاطر ایک بزم مشاعرہ گذشتہ جمعرات کو منعقد ہوئی جس کی تفصیلی کیفیت اگلے اخبار مین ہدیہ ناظرین کی جائیگی انشاء اللہ۔ جیسا کہ پہلے سے اطلاع کی جا چکی ہے جلسہ سالانہ ۲۷، ۲۸ و ۲۹ دسمبر کو ہوگا۔ بدھ۔ جمعرات اور جمعہ کے دن ہون گے۔ ہفتہ گذشتہ مین بابو امیر الدین صاحب چنیوٹ سے۔ ڈاکٹر صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ گذشتہ اتوار کو صدر انجمن احمدیہ کے ارکین کا اجلاس ہوا۔ شیخ نور احمد صاحب احمدی کھاہرہ والے اطلاع دیتے ہین کہ گذشتہ ماہ رمضان المبارک مین ان کی صاحبزادی فاطمہ بی بی کا نکاح شیر محمد دوکاندار قادیان کے ساتھ مبلغ دوسو روپیہ حق مہر پر ہوا۔ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نکاح خوان تھے۔

عید الضحیٰ قریب ہے اُمید ہے کہ احباب کھال قربانی کی قیمت اور چندہ عید فنڈ حسب معمول بھیجکر ثواب دارین حاصل کرنے کا خیال رکھین گے۔

دُعا مدد میان دالی سے خبر آئی ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پھر علیل ہین اللہ تعالے شفا دیوے۔ احباب توجہ سے دعا کر کے مشکور کرین۔

سید محمد حبیب شاہ صاحب بنارس پر مخالفین نے یورش کی ہوئی ہے احباب دُعا کرین کہ خدا تعالے سید صاحب کا حافظ و ناصر ہو۔

درخواست جنازہ میان امام دین صاحب جہوکے سے اپنی ہمشیرہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دُعائے جنازہ کرتے ہین۔

بڑی جنتری سنہ ۱۹۱۲ء تحفۂ رعد جس آب و تاب سے ہمیشہ چھپتی ہے۔ اب بھی چھپ کر طیار ہو گئی ہے دربار کے متعلق بہت سی مفید باتین درج کی گئی ہین دربار کا نقشہ بھی ہے۔ قیصر و ملکہ کی تصاویر۔ ان کے شجرۂ نسب چغتائی سلاطین کے حالات۔ عیسوی۔ ہجری۔ ہندی سنون کے علاوہ سنہ الٰہی بھی درج ہے ان تمام خوبیون کے علاوہ قیمت صرف ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ۔ نامی پریس شہر کانپور۔ قابل دید اور قابل رکھنے کے یہ جنتری ہے۔

دافع البلاء والطاعون والوباء ایک مختصر رسالہ انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن نے چھاپ کر مفت تقسیم کیا ہے اللہ تعالے انہین جزائے خیر دے اور لوگون کو بالخصوص حیدرآبادیون کو اس کے پڑھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔

الخطبہ ایک صاحب جو سندھ کیطرف محکمہ ڈاک مین ملازم ہین اور مبلغ لعہ ماہوار مشاہرہ پاتے ہین نوجوان احمدی ہین اور نکاح کے خواہان ہین خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

کون صاحب ہین؟ کوئی صاحب کارڈ لکھتے ہین۔ کہ میرا دی پی فروری مین ہوا اور چونکہ شیخ محمد شفیع مبلغ ۶ روپے سالانہ دیتے ہین اسواسطے مین مبلغ سے سالانہ دونگا۔ اپنا نام نمبر پتہ اور مقام کچھ نہین لکھا۔ تعمیل کیونکر ہو۔

شکریہ شیخ محمد افضل صاحب احمدی سب انسپکٹر پولیس کی ہمشیرہ کا نکاح شیخ سلامت علی صاحب رئیس جہال پور سے ہوا۔ شیخ سلامت علی صاحب نے اس مبارک تقریب پر مبلغ مین روپے لائبریری احمدیہ پٹیالہ کو عطا فرمائے ہم شیخ صاحب کو مبارکباد کہتے ہوئے ان کی اس عنایت کا شکریہ ادا کرتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ شیخ صاحب موصوف کی شادی الٰہی برکات کا موجب ہو۔

خاکسار محمد مرتضیٰ خان سکرٹری انجمن احمدیہ۔ پٹیالہ ۲۲/۱۱

ضرورت ملازمت خاکسار پرائمری پاس شدہ اور لیاقت دار آدمی ہے اور علم عربی سے بھی کچھ واقف ہے اور خاکسار کو نوکری کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے اخبار وغیرہ کے دفتر مین خواندہ آدمی کی ضرورت ہو یعنے ڈاک وغیرہ روانہ کرنے والا منشی کی جگہ خالی ہو تو پتہ ذیل سے خط و کتابت کرے یا کسی دیگر جگہ کوئی خواندہ آدمی درکار ہو۔ تو بذریعہ خط پتہ کر لیوے۔

منشی نور محمد احمدی از موضع میان ڈاکخانہ چکری ضلع جہلم

اعلان منجانب انجمن ترقی اردو ایک عرصہ سے انجمن کا کام بند تھا اب پھر شروع کر دیا ہے اور امید ہے کہ وقتاً فوقتاً انجمن کا کام جاری رہے گا اسوقت جو رجسٹر ارکان اعانت کا مرتب ہوا اس کے لحاظ سے ۱۰۴ ارکان نے اعانت مین شراکت فرمائی ہے۔ ارکان اعانت وہ ارکان ہین جن صاحبون نے براہ ہمدردی ان شرائط سے اعانت فرمائی ہے کہ انجمن کی نگرانی مین جو کتابین تیار ہون گی (بشرطیکہ ان کی قیمت یک سال مین پانچ روپے سے زیادہ نہ ہو) وہ خرید فرمائین گے یا اس کام مین مدد دین گے اور کم از کم دس ایسے خریدار بہم پہونچائین گے۔ چونکہ اس کی منظوری کو عرصہ گذر چکا ہے اور عجب نہین ہے کہ اس مدت مین صاحبان موصوف کے قیام اور عہدہ مین تغیر عظیم پیدا ہو گیا ہو اسلئے اس کی ضرورت ہے کہ صاحبان موصوف اپنے اپنے اسمائے گرامی سے بقید مقام مسکن و عہدہ منظوری اعانت سے مطلع فرمائین گے۔ تاکہ خط و کتابت اور روانگی کتب مستندہ مین آسانی ہو۔

۲۔ ان صاحبان سے بھی اُمید ہے کہ جن صاحبون نے حسب قواعد انجمن ترجمہ یا کتابین تیار کین اور کسی خاص وجہ یا انجمن کے کام بند ہونے کی وجہ سے ان کی اشاعت نہ ہو سکی یا نامکمل رہ گئی ہین ان کی تصریحی حالت سے بھی مطلع فرما دین تاکہ اس کی اشاعت کے لئے انجمن سے توجہ کی جاوے۔ قواعد انجمن حسب طلب ادا کئے جاوینگے۔

محمد عزیز مرزا آنریری سکرٹری انجمن ترقی اردو آل انڈیا لکھنؤ

اٹلی کے مہمان آج کل سات ستارے دُمدار آسمان پر نمودار ہین کہتے ہین۔ دُم نحوست کی نشانی ہے اگر یہ سچ ہے تو پھر یہ نحوست کس کے واسطے ہے۔ ظاہر ہے کہ سب سے بڑی نحوست تو آج کل اٹلی والون پر گر رہی ہے۔ (۱) خزانے خالی ہو گئے (۲) کروڑون روپیہ کی زیر باری ہوئی (۳) ہزارون جوانمرد قتل ہوئے (۴) ملک مین بدامنی ہر طرف پھیلی (۵) تجارت خاک مین مل گئی اور تاجر خودکشی کر رہے ہین (۶) ایشیاء تو ادھر رہا۔ خود یورپ کے تمام ممالک کے اخبارات لعنت و نفرین بھیج رہے ہین (۷) تھوڑی عزت جو قائم تھی۔ وہ بزدل سپاہ نے غارت کر دی۔ سب مین بدنامی ہو گئی۔ آئندہ کے واسطے رعب گیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ سب دُکھ جس لقمے کی طمع مین اُٹھائے تھے۔ وہ بھی ہاتھ نہ آیا اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساتون ستارے اپنی اپنی نحوستون سمیت اٹلی کے مہمان ہین۔

خواجہ صاحب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا لکچر اسلام اور علوم جدیدہ پر محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس مین آئندہ ۲۸ دسمبر کو ہونیوالا ہے۔ خواجہ صاحب کو عمائد کانفرنس نے خاص طور پر مدعو کیا ہے۔

کلامِ مسیح موعودؑ

(پُرانی نوٹ بُک سے)

فرمایا۔ یہ آسمانی کام ہے۔ اور آسمانی کام رُک نہیں سکتا۔ اس معاملہ میں ہمارا قدم ایک ذرہ بھی درمیان میں نہیں +

فرمایا۔ لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا +

فرمایا۔ دولت مندوں میں نخوت ہے۔ مگر آجکل کے علماء میں اس سے بڑھ کر ہے۔ ان کا تکبّر ایک دیوار کیطرح اُن کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ میں اس دیوار کو توڑنا چاہتا ہوں۔ جب یہ دیوار ٹوٹ جائے گی تو وہ انکسار کے ساتھ آوینگے +

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو۔ اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندا ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو۔ تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے +

کلامِ امیر

ہر حال میں خدا کو یاد رکھو

فرمایا۔ نوکری پر جاؤ۔ بازار جاؤ۔ اُٹھتے بیٹھتے۔ کروٹ لیتے سفر میں۔ حضر میں۔ صحت میں بیماری میں۔ غرض ہر حال میں اپنے رب کو یاد رکھو +

قرب کی علامت دکھاؤ

ذکر ہوا۔ کہ ایک جگہ بعض مخالفین نے احمدیوں کا پانی کنوئیں سے بند کر دیا ہے۔ فرمایا۔ اس پانی کو کون بند کر سکتا ہے۔ ایک جگہ نہ پیا۔ دوسری جگہ چلے گئے۔ اگر ان مخالفین کو خدا تعالےٰ کے حضور میں احمدیوں سے بڑھ کر اپنے قرب کا فخر ہے تو خدا سے دُعا کر کے احمدیوں کے گلے بند کرا دیں کہ کوئی پانی بھی ان کے اندر نہ جا سکے +

خدا پر توکّل

ایک شخص کی تجویز پیش ہوئی کہ آئے دن کے مشکلات کو رفع کرنے کے واسطے حضور تمام جماعت پر آٹھ آنہ فی کس چندہ لگادیں +

فرمایا۔ مَیں خدا پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اس طرح چندہ مقرر کرنا میرا کام نہیں۔ یہ مامور کی شان ہے +

ایک حدیث ایک بچّے کے مُنہ سے

فرمایا۔ مجھے وہ لذت اب تک نہیں بھولتی جبکہ بہت مدّت کی بات ہے ایک دفعہ دہلی گیا۔ مَیں نے ایک دوست کے پاس جانا تھا۔ اُس کا مکان تلاش کرتے ہوئے میں ایک محلہ میں گیا۔ وہاں ایک چھوٹا سا بچہ سات آٹھ سال کی عمر کا مَیں نے دیکھا۔ مجھے اُسکے ساتھ اُنس محسوس ہُوا۔ قلب قلب کو پہچانتا ہے۔ مَیں نے اُس سے اُس مکان کے متعلق پُوچھا۔ اُس نے بتلایا۔ پھر مَیں نے اُس سے دریافت کیا کہ کچھ پڑھے ہوئے ہو۔ اُس نے کہا ہاں۔ قرآن پڑھے ہیں۔ حدیث پڑھے ہیں۔ مَیں نے کہا اچھا کوئی حدیث سُناؤ۔ اُس نے نہایت سنجیدگی اور فصاحت سے کہا۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم المسلم مراۃ المسلم۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے آئینہ ہوتا ہے۔ سامنے تو اُس کا عیب بتادے پھر پیچھے دل صاف رکھے۔ اس بچّے کے مُنہ سے اس حدیث کو سُنکر مجھے وجد آگیا +

غیب

فرمایا۔ جو بندے کو معلوم نہ ہو۔ وہ غیب ہے۔ جو موجود نہیں وہ بھی غیب ہے جو معدوم ہو چکا ہے وہ بھی غیب ہے +

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات کو بھی غیب کہتے ہیں +

فرمایا۔ ایمان بالغیب کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ انسان جب بالکل علیحدہ ہو۔ کوئی اس کو نہ دیکھتا ہو۔ اُس وقت بھی خدا تعالےٰ سے ڈرے +

سورج گرہن سے سبق

فرمایا۔ سورج گرہن کو دیکھ کر یہ فائدہ اُٹھانا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے رسولوں کو سُورج بھی کہا ہے۔ اور قمر بھی کہا ہے۔ آدمی کو چاہیئے۔ کہ ظاہر سے باطن کیطرف جائے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا کہ سُورج کی روشنی جو دنیا کو پہنچتی ہے وہ رُک گئی تو آپ گھبرا اُٹھے کہ کہیں ہماری روشنی اور ہمارا فیضان اس طرح کم نہ ہو جائے۔ اور رُک نہ جائے۔ گھبراہٹ کے وقت دُعا اور تضرّع اور خیرات وصدقہ سے کام لینا چاہیئے۔ لہذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعا تضرّع۔ خیرات اور صدقہ سب سے کام لیا۔ اور دُعائیں کیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپکی دُعاؤں کو قبول فرمایا۔ اور آپ کی روشنی بلا انقطاع قیامت تک دنیا میں رہنے والی ہے۔ اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ سے اُس کی تجدید ہمیشہ ہوتی رہتی ہے +

فرمایا۔ کسوف خسوف خدا تعالےٰ کے نشانات میں سے ہے۔ جو بندوں کو دکھایا جاتا ہے اور سمجھایا جاتا ہے کہ بڑی بڑی روشن چیزیں جو ہیں۔ ان کو بھی خدا تعالےٰ تاریک کر سکتا ہے +

علم حدیث کے پڑھنے کے فوائد

فرمایا۔ احادیث کے پڑھنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے کا بہت موقعہ ملتا ہے۔ اور یہ کہ انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذہب کس قدر پھیلا تھا اور یہ کہ اس سے انسان کی عقل بڑی تیز ہو جاتی ہے کیونکہ مختلف اقوال سُنتا ہے۔ کسی کو ترجیح دیتا ہے کسی کو ضعیف ٹھیراتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کرنے والا آدمی اللہ تعالےٰ کو رضامند کر ہی لیتا ہے۔ ابن عباس کی طرح ایک رکعت صلوٰۃ الخوف پڑھنے والے بھی خدا رسیدہ ہو گئے۔ اور دو رکعت پڑھنے والے بھی خدا رسیدہ ہو گئے ایسا ہی اور بھی فوائد ہیں +

خدا معطل نہیں

فرمایا۔ مسلمانوں کا یہ مذہب نہیں ہے کہ کوئی ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جبکہ سب چیزیں بالکل نیست نابود ہو جائینگی۔ اور خدا تعالےٰ اپنی صفات سے معطل ہو جائیگا +

کہانے کے متعلق آداب

فرمایا - اسلام نے کہانے کے متعلق جو آداب سکھائے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بات ہے کہ کہانے کے پیچھے کے انتظار میں میزبان کے گھر نہیں جانا چاہیئے وہاں بیٹھ کر کہانے کا انتظار کرنا ٹھیک نہیں اس میں میزبان کے واسطے تکلیف ہے وہ کہانے کا انتظام کرے یا میزبان کی خاطر کے لئے اس کے پاس بیٹھ دوسری بات یہ ہے کہانا کہا کر باتیں کرنے کے لئے بیٹھے نہیں رہنا چاہیئے - تیسری بات یہ ہے کہ اپنے آگے سے کہانا کہانا - ادہر ادہر ہاتھ نہیں مارنا چاہیئے - چوتھی یہ بات ہے کہ جو کہانا پسند نہ ہو اس کی مذمت نہیں کرنی چاہیئے ہاں اُسے چپ چاپ الگ رہنے دیں - افسوس ہے - کہ بعض لوگ اپنے گھر میں اسی واسطے لڑائی لگائے رکھتے ہیں کہ کہانا ان کو پسند نہیں آیا - بورڈنگ میں پیچھے اس پر لڑتے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عادت تہی کہ جو کچھ میسر آئے اسے کہا لیتے اعلیٰ درجہ کی چیز ملتی وہ بھی کہا لیتے ادنیٰ درجہ کی شے ملتی - وہ بھی کہا لیتے کسی خاص شے کی پابندی نہ کرتے یہ سادگی اور بے تکلفی کی عادت آپ کی لباس کے معاملہ میں بھی تھی جیسا مل گیا ویسا ہی پہن لیا - کوئی تکلف نہ تہا - دعوتوں کے عجائبات میں سے ایک واقعہ ہے ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعوت کی کہ پانچ آدمی آویں - اور پانچویں آپ ہوں آپنے اس کی دعوت قبول فرمائی - اسکے مکان پر جاتے ہوئے راستہ میں ایک چھٹا آدمی ساتھ ہو لیا جیسا کہ لوگوں کی عادت ہے - کہ بزرگوں کے ساتھ ہو جاتے ہیں - جب حضور علیہ السلام میزبان کے دروازے پر پہنچ تو آپ کھڑے ہو گئے اور میزبان کو کہا کہ یہ آدمی زائد آیا ہے اسکو ہم نے ساتھ نہیں لیا ہے تمہارا اختیار ہے کہ اسے اندر جانے کی اجازت دو یا واپس کر دو - کیسی سادگی اور صفائی ہے آجکل کوئی مہمان سے پوچھے کہ کتنے آدمی ہونگے - تو ہتک سمجھی جاتی ہے - غرض دعوت کے آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی کے گھر بلا اجازت نہ جاؤ -

سُوراخ میں سے نہ جھانکو

فرمایا - بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے - کہ دوسروں کے گھروں میں سوراخ میں سے جھانکتے ہیں - یہ منع ہے اور اس کے دو نقصان ظاہر ہیں ایک گناہ اور دوسرا حریان کا مرض -

ایک ضروری مسئلہ

فرمایا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بیوں کے سوانح میں

انسان کو بے دھڑک کوئی بات نہیں کرنی چاہیئے اس سے گناہ گار ہو جانے کا اندیشہ ہے مورخ کو چاہیئے کہ اس معاملہ میں بہت احتیاط کرے اور سوچ لے کہ ایسے معاملات میں بات کرنے کی شریعت نے کہاں تک اسے اجازت دی ہے -

خدا سے کچھ مخفی نہیں

فرمایا - کوئی کام کر ظاہر یا چھپ کر - خداوند تعالےٰ سے کوئی مخفی نہیں ہے -

ہر عورت کو گھر میں نہ آنے دو

فرمایا - شریعت نے اجازت نہیں دی کہ ہر قسم کی عورت ہماری گھروں میں اس واسطے چلی آیا کرے کہ وہ عورت ہے بلکہ صرف اپنے طرز کی عورتوں کے واسطے گھر میں آنے کی اجازت ہے -

آنحضرت کے احسان

فرمایا ہم نے طب کی کتابوں میں پڑہا ہے ایک مرض یا حالت ہوتی ہے جس کا نام لقیطی لومی - جس میں انسان ان کے پیٹ میں سُنی ہوئی یا اس کی گود میں سُنی ہوئی بچپن کی باتیں بڑا ہو کر دہراتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے - کہ ایک عورت جرمن زبان میں ایک فصیح لکچر کسی وقت بولتی تہی حالانکہ جب وہ حالت اس سے دور ہوتی تو وہ جرمن زبان کا ایک لفظ نہ جانتی تہی ایک ڈاکٹر اس تحقیقات میں لگا کہ اس کا سبب کیا ہے - تو بہت تلاش کے بعد اسے ثابت ہوا کہ جب یہ لڑکی بہت چھوٹی ماں کی گود میں تہی تو جس گھر میں وہ رہتی تہی - وہاں ایک جرمن پادری تہا - جو اپنی سرمن طیار کر کے گرجے میں جانے سے قبل بطور مشق کے اپنے گھر میں علیحدہ کھڑے ہو کر وہ سرمن دیا کرتا تہا اس سرمن کی آواز اس بچے کے کان میں پڑی ہوئی تھی اور اس کا اثر تہا - دیکھو یہ انسان پر ایک حالت آتی ہے اور چونکہ معلوم نہیں کہ روز قیامت ہم پر کیا کیا حالات وارد ہونگے اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہماری پیدائش کے وقت ہمارے کان میں سب سے اول اذان کی آواز پہنچانے کا حکم دیا ہے جس میں توحید نماز اور نجات انسانی سب کچھ آجاتا ہے - معلوم نہیں کہ قیامت میں کیا تغیرات ہوں اور اس وقت کا سُنا ہوا کام آجائے -

کسی قوم کے لیڈر نے اپنی اُمت کے واسطے ایسی نیکیوں کا سامان نہیں کیا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا ہے -

میرے دل میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا بڑا بڑا جوش آتا ہے - کہ آپکے ہم پر کس قدر احسانات ہیں -

ہر کام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم کو استخارہ کرنا سکھایا ہے - یہ کتنا بڑا اکرم اور غریب نوازی ہے - مصیبت کے وقت انا للہ سکھلایا ہے جس سے تمام مصیبتوں کے پہاڑ اُڑ جاتے ہیں -

ہر نصیحت کے وقت شکر کرنا سکھلایا ہے -

کتاب وہ دی ہے کہ کسی کی طاقت نہیں کہ ایسی کتاب پیش کر سکے کتنے بڑے احسان ہیں مسلمانوں کو چاہیے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑہا کریں -

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ -

قبر کا معاملہ

فرمایا - یہ کیا فقرہ مشہور ہو گیا ہے - کہ قبر کا عذاب برحق ہے - کیا قبر میں عذاب ہی عذاب ہے - اور راحت کچھ نہیں یوں کہنا چاہیئے - کہ قبر کا معاملہ برحق ہے - صرف عذاب کی تخصیص کرنا درست نہیں

فجر کی سنتیں خفیف کرو

فرمایا - صبح کی دو سنتیں بہت خفیف پڑھنی چاہئیں بعض لوگ غلطی سے فجر کی سنتیں بہت لمبی پڑھتے ہیں - حالانکہ حدیث شریف میں تو مذکور ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھتے تھے - تو لوگوں کو شبہ ہوتا تھا کہ الحمد شریف بھی پڑھی یا نہیں -

المفتی

داماد سے کچھ لینا جائز ہے

۳۴۳ - ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ بعض لوگ ناطہ کے وقت داماد سے کچھ روپیہ لیتے ہیں کیا یہ شرعاً جائز ہے -

فرمایا - جائز ہے -

گم شدہ خاوند

۳۴۴ - ایک شخص کے سوال کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ خاوند کے نامعلوم الخبر ہونے کی صورت میں اگر عورت کے واسطے گزارہ کی صورت موجود ہو تو چار سال تک انتظار کرے ورنہ ایک سال کے بعد دوسری جگہ نکاح جائز ہے -

غیر احمدی کا جنازہ

۳۴۵ - ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا ہم غیر احمدی کے ورثاء کی خواہش پر اپنے امام کے پیچھے اس غیر احمدی کا جنازہ پڑہ

لیا کریں۔

فرمایا۔ یہ خطرناک بات ہے ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم اسکے لئے کیا دعا کریں گے کہ اے خدا اس شخص نے تیرے مامور کو نہیں مانا اسواسطے اسکو جنت نصیب کر۔

رسید زر

(۶ - نومبر ۱۹۱۱ء)

منشی قدرت اللہ صاحب ۲۷۳ عہ میاں میراں بخش صاحب ۲۹۱ للعہ
بابو محمد حسین صاحب ۳۲۱ للعہ منشی گلزار محمد صاحب ۳ عہ
ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب ۳۹۱ للعہ منشی منصب علی صاحب ۴۲۴ للعہ
میاں الہ بخش صاحب ۴۵۰ للعہ بابو عبدالرحمان صاحب ۵۲۷ للعہ
شیخ خدا بخش صاحب ۷۰۴ للعہ منشی ہمزار خان صاحب ۷۰۵ للعہ
سکرٹری انجمن احمدیہ مردان ۶۸۶ للعہ منشی کلن خان صاحب ۷۲۴ للعہ
میاں خیرالدین خان صاحب ۷۴۳ للعہ شیخ سخاوت علی صاحب ۷۶ للعہ
منشی عبدالرحمان صاحب ۸۵۵ للعہ
بابو برکت علی صاحب ۹۷۷ للعہ
چراغ الدین صاحب ۹۸ عہ
خواجہ جمال الدین صاحب ۱۱۲۱ للعہ
منشی غلام رسول صاحب ۱۱۶۹ للعہ
شیخ فضل کریم صاحب ۱۲۸۹ للعہ
میاں عبدالعزیز صاحب ۱۳۲۴ للعہ
چودہری محمد حیات خان صاحب ۱۹۶۱ عہ
منشی فرزند علی صاحب ۲۱۰۴ للعہ عبدالکریم خان صاحب ۲۳۰۲ للعہ
محمد اشرف صاحب ۲۵۲۰ للعہ

۷ - نومبر ۱۹۱۱ء

مولوی عزیز بخش صاحب ۴۵ للعہ چودہری محمد حسین صاحب ۲۴۷ للعہ
بابو محمد اکبر صاحب ۶۱۷ للعہ شیخ عبدالواحد صاحب خان ۷۶۴ للعہ
قاضی محبوب عالم صاحب ۸۲۴ للعہ ڈاکٹر ظفر حسین صاحب ۱۱۱۵ للعہ
بابو روشن دین صاحب ۱۲۹۴ للعہ منشی یوسف علی صاحب ۲۰۶ للعہ

۸ - نومبر ۱۹۱۱ء

منشی عبدالعزیز صاحب ۷۶ للعہ چودہری الہ داد خان صاحب ۲۷۵ للعہ
مولوی کرم داد صاحب ۳۲۹ للعہ چودہری عبداللہ خان صاحب ۳۶۶ للعہ
ذوالفقار علی خان صاحب ۵۳۳ للعہ منشی عبدالعزیز صاحب ۱۳۰۶ عہ
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۱۵۶۲ للعہ منشی محمد حسین خان صاحب ۱۸۹۵ للعہ
مرزا رسول بیگ ۲۲۷۳ للعہ بابو قاسم علی صاحب ۲۳۷۸ عہ

۹ - نومبر ۱۹۱۱ء

چودہری محمد نواب خان صاحب ۴ للعہ سید اسد اللہ شاہ صاحب ۵۹۲ للعہ

منشی نبی بخش صاحب ۹۱۳ للعہ بابو محمد حسین صاحب ۱۰۱۲ عہ
شیخ فتح محمد صاحب ۱۱۳۰ للعہ غلام احمد صاحب ۱۶۴۴ للعہ
بابو عطا محمد صاحب ۱۶۴۵ للعہ منشی علی بخش صاحب ۱۷۱۲ عہ

۱۰ - نومبر ۱۹۱۱ء

بنجانہ بابو جمال الدین صاحب ۵۲ للعہ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب ۵۳ للعہ
بابو فخر الدین صاحب ۶۲ للعہ منشی فضل الٰہی صاحب ۱۹۴ للعہ
ماسٹر غلام محمد صاحب ۳۰۲ للعہ مرزا رحیم علی صاحب ۳۸۸ للعہ
منشی احمد دین صاحب ۴۷۶ عہ مولوی جلال الدین صاحب ۷۲۳ للعہ
منشی شاہ محمد صاحب ۸۱۳ للعہ چودہری غلام حسین صاحب ۱۳۰۳ عہ
منشی عبدالرزاق صاحب ۱۴۸۱ للعہ منشی غلام مصطفٰے صاحب ۱۵۸۷ للعہ
چودہری عبدالحی خان صاحب ۱۲۷۸ عہ منشی امیرالدین صاحب ۱۶۰۵ للعہ
خان محمد خان صاحب ۲۱۹۸/۳۵۲ للعہ بابو محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ للعہ
شیخ نظام الدین صاحب ۲۵۸۴ للعہ محمد شریف خان صاحب ۲۶۱۱ للعہ

۱۱ - نومبر ۱۹۱۱ء

محمد جمال الدین صاحب شوپیاں عہ
ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب ۱۴۵۷ للعہ
محمد صدیق صاحب سیالکوٹ دہرلہ عہ
بابو سردار احمد صاحب ۲۵ للعہ
حافظ نور احمد صاحب ۴۲ للعہ
سید حاجی یوسف صاحب ۱۱۷ عہ
مولوی میر محمد سعید صاحب ۱۳۵ للعہ
چودہری نواب الدین صاحب ۲۶۷ للعہ
میاں وزیر محمد صاحب ۲۹۰ للعہ
بابو صالح محمد صاحب ۵۹۱ للعہ بابو خیرالدین صاحب ۶۹۵ للعہ
چودہری نواب علی صاحب ۲۵۶۵ للعہ

۱۳ - نومبر ۱۹۱۱ء

سید ناصر شاہ صاحب ۳۵ للعہ سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب ۶۳ للعہ
محمد عبدالحمید صاحب ۱۲۸ للعہ میاں صدرالدین صاحب ۳۴۷ للعہ
چودہری غلام احمد خان صاحب ۳۷۶ للعہ منشی فضل حق صاحب ۴۲۰ عہ
چودہری اللہ دتا صاحب ۵۹۸ للعہ چودہری عمرالدین صاحب ۶۴۵ عہ
سید محمد عبدالواحد صاحب ۷۶۷ للعہ بابو عبدالرحمان صاحب ۸۲۲ للعہ
بابو محمد حیات صاحب ۹۲۳ للعہ منشی محمد اشفاق صاحب ۹۵۷ عہ
سیٹھ موسے صاحب ۱۲۰۷ للعہ چودہری محمد شریف صاحب ۱۳۷۱ للعہ
منشی احمد دین صاحب ۲۱۵۳/۹۵۶ للعہ شیخ نظام الدین صاحب عہ

۱۴ - نومبر ۱۹۱۱ء

میاں محمد صاحب ۲۱۹ للعہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۱۳۳۳ عہ
ملک راجہ شیر محمد خان صاحب ۳۸۳ للعہ بابو محمد شفیع صاحب ۶۷۲ للعہ
چودہری غلام حسین صاحب ۶۸ عہ چودہری غلام محمد صاحب ۹۴ للعہ

ڈبل اخبار

یہ چوتھا ڈبل اخبار ہے۔ جو کہ بمعہ ضمیمہ بیس ۲۰ صفحہ پر شائع کیا جاتا ہے آیندہ اخبار معمولی اوراق پر شائع ہوا کریگا۔

(ایڈیٹر)

تنباکو

(از محمد یوسف حسن صاحب لاہور)

تنباکو نہ تو ہندوستانی زبان کا لفظ ہے اور نہ ہی ہندوستان کی پیداوار ہے۔ بلکہ آج سے پانچسو برس پیشتر ہندوستان میں کوئی شخص تنباکو کی شکل یا نام تک سے بھی واقف نہ تھا۔ چنانچہ لفظ "تنباکو" ٹوبیکو سے نکلا ہے۔ ٹوبیکو امریکہ کی پیداوار اور امریکن زبان کا لفظ ہے۔ جب نئی دنیا دریافت کی گئی تھی تو اسوقت کم بخت تنباکو کا بھی پرانی دنیا کو علم ہوا۔ ملکہ الزبیتھ کے عہد حکومت میں ایک مشہور و معروف جہازران سر رالے نامی اول اول تنباکو نوشی کی عادت میں مبتلا ہوکر اس کو اپنے ہمراہ انگلستان لایا تھا۔ شروع شروع میں سر رالے تنباکو پوشیدہ طور سے تنہائی میں پیا کرتا تھا مگر ایکدن اس کے ایک ملازم نے خلاف معمول صاحب بہادر کے منہ سے دھواں نکلتے دیکھ کر سمجھا کہ اس کے جسم میں آگ لگ گئی ہے۔ دوڑتا ہوا گیا۔ اور پانی کا گھڑا لیکر آیا۔ قبل ازیں کہ سر رالے اسے روکیں اس نے تمام پانی ان پر انڈیل دیا۔ یہ واقعہ عام طور پر مشہور ہوگیا۔ اور اس دن سے سر رالے علانیہ تنباکو پینے لگے۔ جس سے اور لوگوں کو بھی اس کا شوق چرایا۔ اور لوگ دن بدن اس عادت بد میں مبتلا ہوتے گئے۔ مگر شاہ جیمس اول تخت حکومت پر جلوس فرما ہوتے ہی اس کے مضر اثرات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ اس کے حکم سے پادریوں نے ملک میں جابجا تنباکو نوشی کے خلاف وعظ و نصیحت شروع کردی۔ اور اس کی روک تھام میں سر توڑ کوشش عمل میں لائے۔ ادھر ہندوستان میں شہنشاہ اکبر اعظم کے عہد حکومت میں چند یورپین نوآبادیوں میں اس کا رواج ہوا۔ جہاں سے اس عادت بد کے جراثیم ہندوستانیوں کے دل و دماغ پر بھی چھا گئے۔ اکبر اعظم کے بعد جہانگیر نے اس کے امتناع کا قانون کیا اور تنباکو پینے والوں کے لئے سزا مقرر کی۔ بہت سے مذہبی پیشواؤں نے بھی مقدور بھر اس کے انسداد کی کوشش کی چنانچہ حضرت باوا نانک صاحب نے اس کے برخلاف نہایت زبردست پرچار شروع کیا۔ اگر ملک کے دوسرے فرقے بھی آپ کی تقلید پر کمربستہ ہوکر مذہبًا اسے ممنوع قرار دیتے تو شائد آج یہ اس قدر شایع و ذایع نہ ہوتا۔ پس اکیلا چنا کس طرح پہاڑ پھوڑ سکتا تھا۔ تنباکو نوشی بڑھتے بڑھتے حد کمال کو پہنچ گئی۔ اور اس کے استعمال کرنے کے عجیب و غریب ڈھنگ اختراع کئے گئے۔ اور صرف حقہ پر اکتفا نہ کرکے عوام

الناس نے اس کو تین درجوں۔ اوّل پینا۔ دوم کھانا۔ سوم سونگھنے پر تقسیم کیا۔ ادھر پینے والوں نے ایک ہی طرز پر قناعت نہ کرکے خشک اور راب ملاکر دو طریقوں پر اس کا استعمال شروع کیا +

برخلاف اسکے نئی روشنی سے منور جنٹلمینوں نے اس کو سگرٹ چرٹ اور سگار کی شکل میں تبدیل کرکے حقہ کے بھاری بھرکم بوجھ اور اسکی صفائی کی ذمہ واری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا پُرانی روشنی کے امیروں کیخاطر بنیکروں نے خمیرہ۔ دوسیرا چوسیرا۔ لالہ شاہی۔ بنارسی۔ لکھنوی۔ مٹیا۔ کڑوا۔ دور ساد وغیرہ چونہ۔ ریہہ۔ سجی وغیرہ کی آمیزش سے تیار کر ڈالے۔ جو دس روپے سے لیکر چالیس روپے سیر تک کے نرخ سے فروخت ہوتے ہیں۔ دوم تنباکو کھانے کا رواج زیادہ تر طبقہ اُمراء میں ہے۔ جو سپیاری اور چونہ میں ملاکر یا پان میں رکھ کر دن بھر جگالی کیا کرتے ہیں۔ اور ان نازک مزاج احباب کیخاطر جو جبڑوں کو دیر تک ہلانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ لکھنو اور بنارس کے استادوں نے گولیاں ایجاد کر ڈالیں۔ جو منشی اشیا کی ملاوٹ سے مبرا نہیں۔ سوم۔ نسوار قوت شامہ کو بالکل تباہ کر ڈالتی ہے اور تنباکو سونگھنے والوں کے رومال کی کثافت ناقابلِ بیان ہے +

ناظرین آپ تنباکو کی اسقدر شہرت و غلبہ دیکھ کر یہ نہ خیال فرمائیں کہ شروع ہی سے قوموں نے اسے قبول کر لیا تھا نہیں بلکہ چند تاریخی مثالیں پیش کرکے ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ پیشتر بھی لوگوں نے حتے المقدور اسکے انسداد میں بہت کچھ سعی کی۔ جو کچھ عرصہ مؤثر رہی۔ مگر چند روز کے بعد یہ روک ٹوک اُٹھ گئی +

سب سے پہلے جیمز اوّل تنباکو کا جانی دشمن تھا۔ (۲) ہندوستان میں جہانگیر نے قانوناً اس کا امتناع کیا۔ (۳) شاہِ ایران عباس صفوی جو جہانگیر کا ہمعصر تھا اس کا مخالف تھا۔ (۴) سکھوں کے مقتدا حضرت بابا نانک صاحب نے اس کے برخلاف وعظ کئے۔ (۵) روس میں پیٹر دی گریٹ (پیٹر اعظم) تنباکو پینے والوں کو پہلے سزائے تازیانہ۔ بعدہ ناک کی صفائی۔ اور تیسری مرتبہ اس کا ارتکاب کرنے پر سزائے قتل کا مستوجب قرار دیتا تھا۔ (۶) روما۔ (دارالخلافہ اٹلی) میں پوپ کے حکم سے تنباکو پینے والے گرجے میں داخل نہ ہو سکتے تھے۔ بلکہ اسے پاس بٹھانا بھی گناہِ عظیم سمجھتے تھے۔ ایسی بہت سی تمثیلیں پیش کی جاسکتی ہیں جن سے عیاں ہوتا ہے کہ اگرچہ بہت سی کوششیں اس رسم قبیح کے انسداد کے واسطے عمل میں لائی گئیں۔ مگر لوگوں میں یہ عادت بد بھیڑ چال کے طور پر ترقی کرتی گئی۔ عوام الناس کا قاعدہ ہے کہ جو کچھ کسی کو کرتے دیکھتے ہیں فوراً اس کی نقل کرنے لگجاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ یاروں کا مشغلہ ہو۔ یہی جوئے کی کیفیت ہے۔ کیونکہ قمار بازی بھی صرف دیکھا دیکھی اختیار کرلیجاتی ہے اور اگر گورنمنٹ قانوناً قمار بازی کو جرم نہ قرار دیتی تو یہ وباء حقہ سے بھی زیادہ اطراف عالم میں پھیل جاتی اگرچہ جوئے کے نتائج خوفناک ہیں مگر لوگ صرف ایکدوسرے کی تقلید سے اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ مہذب قومیں زیادہ جوا کھیلتی ہیں۔ اسی طرح لوگ سمجھتے جانتے اور دیکھتے ہیں کہ تنباکو عوارض کا گھر ہے۔ مگر پھر بھی پیئے جاتے ہیں۔ اسکے نقصانات کو برائے افادہ ناظرین ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اوّل قوت شامہ کو جبراً ایک بدبودار غلیظ۔ زہریلی ہوا کے سونگھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ جو آہستہ آہستہ اس قوت کو ضعیف اور کمزور کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ اس کا دھوآں دماغ کے نازک پردوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ جس سے حواس میں فرق آجاتا ہے۔ اور عقل کند ہوجاتی ہے۔ دماغ کی رگیں مُردہ اور ڈھیلی پڑجاتی ہیں۔ آخرکار نسیان کا مرض ان لوگوں کے دماغ پر مسلط ہوکر بعض اوقات سخت سے سخت نقصان کا موجب بنتا ہے۔ دماغ اور قوت شامہ کے بعد حلق۔ زبان اور دانتوں پر جو مضر اثر پڑتا ہے وہ ظاہر ہے۔ اور مشاہدہ میں بھی زیادہ آتا ہے۔ زبان کا ذائقہ رخصت ہوجاتا ہے۔ اسی لئے تنباکو پینے والے ہمیشہ ذائقہ کے خراب ہونے کی شکایت کیا کرتے ہیں۔ دانتوں پر میل جم جاتی ہے اور ان کی رنگت زرد ہوجاتی ہے۔ مسوڑوں کی جڑیں کمزور اور ڈھیلی ہوجاتی ہیں۔ سینہ اور معدہ جو انسانی کل کے دو نہایت کار آمد و نازک پُرزے ہیں۔ جنپر انسانی صحت و تندرستی کا دار و مدار ہے۔ تنباکو سے دوسرے اعضا کی نسبت زیادہ نقصان اُٹھاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے حلقہ بگوش اکثر ضیق النفس اور قبض جیسی ام الامراض کے پنجہ میں گرفتار ہوتے ہیں۔ بلکہ اس کا ہاتھ تو اس قدر دراز و خوفناک ہے کہ وہ انسان کو غلامی کی کڑی زنجیر سے جکڑ لیتا ہے یُوں تو انسان بظاہر زنجیر کی کھڑکھڑاہٹ ہی سُنکر سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ مگر شاید وہ نہیں سمجھتا کہ بیچارے تنباکو نوش اس زنجیر کے دائمی قیدی اور اس کے حلقہ بگوش غلام ہیں۔ جو نہ تو اس کے بغیر دفتر جاسکتے ہیں اور نہ ہی کچھ لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ سوتے ہوں یا جاگتے۔ بستر پر ہوں یا گاڑی میں ہر وقت اس کے بن داموں غلام ہیں۔ کھانا کھانے بیٹھیں یا رفع حاجت کو جائیں۔ اس عادت کی زنجیر کو کسی صورت سے بھی اُتار پھینکنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ اُمراء کے گھروں میں تو تیس تیس روپیہ سے لیکر سینکڑوں روپیہ ماہوار تک تنباکو پر صرف کر دیئے جاتے ہیں۔ اگر وہ لوگ اپنے تنباکو کا خرچ ہی قومی درس گاہوں اور رفاہِ عام کے کاموں پر صرف کیا کریں۔ تو کامیابی اور اصلی راحت کا منظر جلدی ہی اہل ہند کی آنکھوں کے سامنے چمکتا ہوا نظر آنے لگے اور وہ متمدن و مہذب قوموں کے پہلو میں کھڑے ہونے کی عزت حاصل کریں۔ حُقہ پینے کی وجہ سے نصف سے زیادہ آتشزدگی کی وار داتیں ہوتی ہیں یہ بالکل سچ ہے کہ تنباکو کی چھوٹی مگر دراصل خوفناک چنگاری سے بارہا بہت سی قیمتی جانیں اور سر بفلک عمارات جلکر تودہٗ خاک ہوگئیں۔

مضر رسم و رواج کو دور کرنے والے لیڈروں اور قومی لیکچراروں کو اس طرف فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے کم ازکم ملک کی آئندہ نسلوں اور ان نوجوانوں کو تو خصوصاً اس سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جائے جن سے ہندوستان کی اُمیدیں وابستہ ہیں۔ قوم کے چھوٹے چھوٹے بچے ابھی سے اس کی دست بُرد اور خوفناک جھپٹ میں آکر تباہی کے گڑھے میں مُنہ کے بل گرنے کو ہیں ان کو بچانے کے لئے سرگرمی سے سعی لازم ہے۔ چنانچہ صاحب ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے حال ہی میں مدارس میں لڑکوں کی سگرٹ نوشی کے خلاف سرکلر نافذ کیا ہے اور پنجاب کے مدارس کے متعلق بھی غالباً ویسا ہی حکم پہلے سے صادر ہوچکا ہے۔

آخر میں تنباکو کھانے۔ پینے اور سونگھنے والے اصحاب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حتے المقدور ان عادتوں کو ترک کرنے کی کوشش کریں اور خاص طور پر اپنے بچوں کی نگرانی فرماویں اور ہمیشہ ان کو تنبیہ کرتے رہیں کہ وہ اس خوفناک اور مضر صحت عادت میں مبتلا نہ ہونے پاویں۔ (وقت)

رسید زر

۶۔ نومبر ۱۹۱۱ء

میاں عبدالرشید صاحب ۱۲ للعہ

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

غلام محی الدین صاحب ۲ للعہ

خانصاحب غلام حیدر خان ۱۷۳ للعہ

خادم علی صاحب ۲۱۵ للعہ

شیخ عبدالرحیم و محمد اسمٰعیل ۲ للعہ

حاجی امیرالدین صاحب ۶ للعہ

شیخ رحمت اللہ صاحب ۵۰ للعہ

مولوی محمد طفیل احمد صاحب ۱۹ للعہ

مرزا سلطان احمد صاحب ۲۷۰ للعہ

اڈیٹوریل

اٹلی کی منافقت

ٹریپولی کے جنگ میں یسوعی اٹلی نے عجیب منافقت سے کام لیا ہے۔ ایک طرف تو پاپائے اعظم کی تسبیح جھنڈے والے جہاز میں لٹکائی ہے۔ اور طرابلس پر قبضہ کرکے پوپ کو خط لکھا ہے کہ صلیب کا جھنڈا طرابلس میں گاڑ دیا گیا۔ دوسری طرف عربی زبان میں جھوٹے رسالے چھپوا کر ساتھ لے گئے اور انہیں طرابلس میں شائع کیا ہے کہ ہم اہل اسلام کے مذہب کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھیں گے۔ عام مذہبی آزادی ہوگی اور شریعت پر فیصلہ کرنے والی عدالتیں قایم رہینگی۔ ہرچند ہم اس امر کے قایل نہیں۔ کہ طرابلس کا جنگ کوئی مذہبی جنگ یا جہاد کہلا سکتا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اٹلی والوں نے جو کارروائی کی ہے۔ اس سے انھوں نے اس کو ایک مذہبی رنگ دینے کی کوشش کی ہے تاکہ عیسائی دُنیا ان کے ساتھ ہمدردی کرے۔ اور وہ پوپ جس کے پُرانے اختیارات چھین کر شاہ اٹلی تخت نشین ہے۔ وہ بھی اٹلی والوں کا اس معاملہ میں یار غمگسار اور دُعاگو بنا ہے +

علماء دربارِ شاہی کو جائیں

لاہور کے نواب قزلباش صاحب بالقابہ نے ایک تجویز پیش کی ہے کہ علماء اسلام بھی دربار میں شاہی باریابی کے حصول کے واسطے ایک درخواست دیں۔ قیصر کی زیارت کا فخر علماء کو ہو۔ تو ممکن ہے کہ اس سے نیک نتایج پیدا ہوں۔ بعض اخبار نویسوں نے اس کی مخالفت کی ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ یہ علماء کی شان کے خلاف ہے مگر ہمارے خیال میں اس زمانہ کے علماء کی شان کے کچھ بھی خلاف نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسی درخواست کریں۔ باقی رہی یہ بات کہ اس سے علماء کی کچھ اصلاح ہو جائیگی۔ سو اصلاح کے اگر یہ معنے ہیں کہ وہ دُنیا کے بڑے لوگوں میں شمار ہونے لگیں۔ تب تو مقصد حاصل ہے۔ اور اگر اصلاح کے یہ معنے ہیں کہ علماء حقیقی معنوں میں علماء بنجائیں تو یہ اصلاح علماء کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ایسی اصلاح گوشہ گزینی سے حاصل ہوگی۔ نہ کہ دربار نشینی سے۔ لیکن ایسے علماء اب کہاں ہیں جو یہ کر سکیں ؎

سخن زدوم مراں از شہر یارے
کہ ہستم بردرے امیدوارے

کچھ حرج نہیں

ہمارے دوست محمد خان حجام شاکی ہیں کہ بعض اخبار والے بدر کے مضامین کو اپنے اخبارات میں نقل کرتے ہیں۔ مگر ان میں سے ایسے الفاظ نکال دیتے ہیں جنمیں حضرت مسیح موعودؑ یا حضرت خلیفۃ المسیح کا نام ہو یا سلسلہ احمدیہ کی طرف کوئی اشارہ ہو۔ اسپر ہمارے دوست نے ایک آرٹیکل لکھ کر بھیجا ہے کہ ہم بدر میں شائع کر دیں۔ اور ایسے بعض اخبارات کے نام بھی لکھے ہیں۔ ہمارے دوست کا فرمانا سچ ہے۔ مگر دُنیا دار جسے اپنی اخبار کی اشاعت مقصد اول ہے۔ وہ ایسا نہ کرے تو اور کیا کرے۔ سنت اللہ کے مطابق پبلک ہنوز سلسلہ حقہ کو متنفر ہے۔ اور مسیح موعود کے نام سے وہ بھاگتی ہے۔ حضرت نوحؑ نے حضور باریتعالے میں شکوہ کیا تھا۔ کہ لم یزدھم دعائی الا فرارا۔ وہاں تو بلانے سے بھاگتے تھے۔ مگر اب کے لوگ ایسے ہیں کہ وہ خدا کے برگزیدہ کے نام سے بھی بھاگتے ہیں۔ حضرت صاحب کے اشعار سناؤ۔ لطیف عبارتیں ان کے سامنے پڑھو تو حالتِ وجد میں آجاتے ہیں۔ مگر جب حضرت کا نام لو تو ان کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اخباروں والے جانتے ہیں کہ یہ مضمون لطیف ہے اور پُرتاثیر ہے۔ اسواسطے اُسے نقل کر دیتے ہیں۔ مگر سلسلہ کے ذکر کے الفاظ چھوڑتے ہیں۔ ہم بھی خاموش ہیں۔ کیونکہ ہمارا مطلب ہے کہ نیک باتیں لوگوں تک پہنچ جائیں۔ پوری نہیں تو ادھوری ہی سہی۔ اس میں بھی ہمارے ثواب کا حصہ ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ میں تو ان اخبار نویسوں کا بھی شکور ہوں۔ جو باوجود اس تغیر و تبدل کے کم از کم اخیر میں لفظ "بدر" تو لکھ ہی دیتے ہیں۔ توفیق ان کی یاور ہو اور ان کی اخلاقی جرأت اور ترقی کرے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اس میں ہمارے لئے کوئی رنج اور شکایت نہیں ہو وہ لوگ احمدی نہیں ہیں۔ اور پھر احمدیوں میں سے بھی ہمارے کرم دوست **ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب** کی طرح ایک پُرجوش اور غیور احمدی۔ جنھوں نے ایکدفعہ ایک شہر کے معززین کے سامنے جو ایک لطیف تقریر کی۔ تو ان صاحبان نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ایسی تقریریں پھر بھی ہمیں سُنایا کریں لیکن مرزا صاحب کا درمیان میں ذکر نہ ہو۔ ڈاکٹر صاحب نے کس مردانہ اخلاقی جرأت کے ساتھ جواب دیا کہ

یہ بے ایمانوں کا کام ہے کہ جس سے انسان فائدہ اُٹھائے اسکا ذکر نہ کرے

یہ بالکل حق ہے۔ آجکل کے اخبار نویس اگر دوسرے اخبار سے ایک سطر بھی نقل کریں اور اخبار کا حوالہ نہ دیں۔ تو وہ شاکی ہوتا ہے +

لیکن ہماری رائے میں تو ڈاکٹر صاحب اُن خواہش مندوں کیخاطر حضرت کے ذکر کے بغیر بھی چند تقریریں کردیتے تو کوئی حرج کی بات نہ تھی۔ ڈاکٹر مرزا صاحب کی شکل ان کے سامنے کھڑی ہوتی۔ تو حضرت مرزا صاحب کی شکل خود بخود ان کے سامنے آجاتی۔ نئی روشنی کے لوگوں کو ہر زولی کے تیل سے نفرت ہے تو ہمارے لایق ڈاکٹر اُن کے لئے کسٹرائیل کا نسخہ لکھدیتے۔ مگر ڈاکٹر صاحب کی غیور طبیعت کو یہ کب برداشت تھی۔ ممکن ہے کہ ایک احمدی حالاتِ وقتی کے لحاظ سے ایک ایسی تقریر کرے جس میں مرزا صاحب کا ذکر نہ آوے لیکن ایسا اقرار نامہ لکھدینا عاشقانِ یار سے ناممکن ؎

من نہ آنم کہ ترک او گویم
جان من ہست یار مہ رویم

غرض سب لوگ یکساں نہیں۔ اور غیر احمدی احباب کو اس معاملہ میں اُن کے حال پر چھوڑنا چاہیئے۔ اس بارے میں کوئی جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں وہ چاہیں اخیر میں بدر کا لفظ بھی نہ لکھیں۔ ہم شہرت کے خواہاں نہیں۔ اور ہمارا اجر خدا کے پاس ہے +

عسل مصفّٰی ہو رہا ہے

مذکورہ بالا دوست عسل مصفّٰی کی تعریف میں ایک مراسلت بھیجتے ہیں لیکن اُس کے چھاپنے سے کیا حاصل جبکہ عسل مصفّٰی کسی خریدار کو ہزار تلاش کے بعد بھی نہیں ملتا۔ وہ مکھی جس نے عسل طیار کیا تھا۔ اس فکر میں ہے۔ کہ اُس عسل کو جبتک زیادہ مصفّٰی نہ کرلے۔ اب پبلک کے سامنے پیش نہ کرے۔ نہ کسی اور کو کرنے دے۔ اور خود وہ اپنے روزانہ و شبینہ عسل خوری کے فکر میں ایسی مستغرق ہے۔ کہ اس عسل کی صفائی کا وقت ہی نہیں آتا۔ خدا اُسے توفیق بخشے کہ وہ جلد اس دینی خدمت کو پورا کر سکے +

سفر ریل میں عورتوں کو مشکلات

جب زمانہ ترقی کرتا ہے۔ شرارتوں کو روکنے کے نئے قانون بنائے جاتے ہیں تو شریر اپنی شرارت کے واسطے ایک نئی راہ نکال لیتا ہے ابتداء سے آدم اور شیطان کی جنگ چلی آتی ہے۔ ہمارے عیسائی مہربان تو کہتے ہیں کہ یسوع نے شیطان کا سر کچل دیا ہے۔ مگر تعجب وہ سر جتنا موٹا اور موذی یسوعی دنیا میں ہے اتنا اور کہیں کہائی نہیں دیتا۔ پرانے زمانے میں سفر کرنا کیسا مشکل تھا۔ قدم قدم ڈاکوؤں کا خوف ہوتا تھا۔ خدا خدا کر کے ریل بنی ان صعوبتوں سے آدمی بچا تو اب ریل میں ڈاکے پڑنے شروع ہوئے ہیں اور بیچاری عورتوں پر حملے ہوتے ہیں۔ جن کی گاڑی مردوں سے علیحدہ تو اس واسطے رکھی گئی ہے۔ کہ وہ آرام میں رہیں اور یہی آرام کی صورت دُکھ کی مورت بن گئی۔ ڈاکو زن جب ریل اسٹیشن پر سے نکلتی ہے۔ رات کی سیاہی کے پردہ میں دروازہ گاڑی کے ساتھ پائدان پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب ریل تیز ہوئی جھٹ اندر گھس گئے۔ اب غریب بے کس بے بس عورتوں کا مجمع ہے اور تلوار ہاتھ میں لئے ڈاکو کھڑا ہے کیسا خوفناک نظارہ ہے۔ جان کا خوف دلا کر سب کا زیور اُتر والیا۔ اور چلتی ریل سے اُتر کر بھاگ گئے اور جنگل میں پنہان ہو گئے۔ ریل کی ہر گاڑی میں ایلارم کا زنجیر رہتا ہے گر ایسی عورتوں کی بلا سے کسی کو کیا خبر کہ اس سے کوئی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور اگر خبر بھی ہو تو ڈاکو کے خوف سے ہاتھ اوپر اُٹھنا مشکل۔ سب سہمی ہوئی بیٹھی رہتی ہیں آئے دن اِس قسم کی وارداتوں کی خبریں سُنی جاتی ہیں۔ اب تازہ واقعہ علاقہ سندھ میں ہوا ہے جہاں کئی عورتیں اسی طرح قزاقوں نے لوٹ لی ہیں۔ محکمہ ریل کو چاہیئے کہ اس کے واسطے مناسب انتظام سوچے۔

لارڈ کرزن و ایران

۱۵۔ نومبر ۱۹۱۱ء کو پرشین سوسائٹی کا جلسہ ضیافت لنڈن میں منعقد ہوا لارڈ ویمنگٹن نے صدارت فرمائی۔ وزیر ایران۔ لارڈ کرزن مسٹر امیر علی اور اینگلو پرشین معززین کی ایک کثیر جماعت نے اس میں شمولیت فرمائی

لارڈ ویمنگٹن نے شاہ ایران کا جام صحت تجویز کیا۔ وزیر ایران نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ سوسائٹی کا مقصد انگلستان اور ایران کے درمیان ہمدردانہ تعلقات کو وسعت دینا ہے۔ مسٹر امیر علی نے مہمانوں کا جام صحت تجویز کیا کہ تمام مسلمانان عموماً اور مسلمانان ہند خصوصیت سے ایران کے معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور اسلئے برطانیہ اعظم سے اُمید ہے۔ کہ وہ ایران میں نئی جان ڈالنے کی کوششوں کو دوبالا کر دیں گے۔ لارڈ کرزن نے جواب دیتے ہوئے ایران کی سابقہ عظمت کا بیان کیا اور کہا کہ ایران میں اب بھی ایسے عنصر موجود ہیں۔ جو اس کی سابقہ شان و شوکت کو واپس لا سکتے ہیں اس نے اس قومی سپرٹ کی طاقت کا ذکر کیا جو خود مختاری کے احساس کی صورت میں نمودار ہو رہی ہے جونکہ اہل ایران نے نئے عہد کو خوشی سے قبول کر لیا ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ جہان تک ہو سکے انکی حوصلہ افزائی کریں۔ گورنمنٹ ایران کی موجودہ مشکلات کا بخوبی ہمیں احساس ہے۔ روسیوں کے متعلق انہوں نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ روسی مدبران نے غالباً جائز احساس سے بڑھ کر کام لیا ہے لیکن دول کی ڈپلومیسی کسی طرح بھی دانشمندانہ نہیں ہے۔ یہ ایران کا کام ہے کہ وہ اپنے بچاؤ کے طریقے تجویز کرے ایران کی پہلی شرط اعتماد اور سکون ہے ایران کی مالی حالت کی تجدید کی کوششوں کو میں اسلئے نہایت شوق سے دیکھتا رہا۔ اگر لوگوں کو یہ خیال ہے کہ انگلستان ایران کے برخلاف ہے۔ ہر انگلشمین یہ چاہتا تھا کہ نظام مملکت باقاعدہ طریقہ سے ہو اور وہاں کی اپنی گورنمنٹ خوب طاقتور ہو۔ دُنیا کے مسلمان ملک قوانین اقوام پر پورا حق رکھتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ عہد و پیمان قائم رکھا جانا نہایت ضروری ہے۔ جب انہیں اپنی نجات کے متعلق خیال ہوا ہے تو ہمارا فرض ہو کہ ہم ان کی مدد کریں۔ مسلمانوں کی وفاداری اور قناعت ہماری حکومت ہند کے زبردست ستون ہیں سو ہر ایک مسلمان کو چاہیئے کہ وہ یقین رکھے کہ انگلینڈ میں ان کے سچے دوست موجود ہیں جو ان کے لئے ایثار اور کوشش کرنے کو لئے ہر وقت تیار ہیں جن کے ساتھ انہیں ہمدردی ہونی چاہیئے۔

کیا حیدر آباد کے وزیر اعظم مسلمان ہیں

آجکل اخبارات میں یہ خبر گشت ہو رہی ہے۔ کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد وزیر اعظم حیدر آباد دکن نے حضور نظام کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی اور یہ کہ آپنے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں النعتیہ اشعار فرمائے ہیں اور اپنی نواسی کی شادی حیدر آباد دکن کے ایک نواب کر دی ہے۔ اس خبر پر اکثر مختلف خیالات قائم ہو رہے ہیں اور زیادہ تر تعجب ہندو اخبارات کو ہو رہا ہے کہ یہ کیا معمہ ہے مگر جہان تک ہمارا خیال ہے اگر یہ خبر صحیح ہے۔ تو اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ مہاراجہ بہادر کو جو قدیمی گہرا تعلق ریاست حیدر آباد سے ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ راز نہیں ہے اِس خبر سے پہلے جبکہ غوثیہ بیگم صاحبہ سے انہوں نے نکاح کیا تھا اُسیوقت یہ سمجھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ کسی مسلمان عورت کا تعلق ایک ہندو سے کیونکر ہو سکتا ہے۔

اگر ہماری یاد غلطی نہیں کرتی تو اسوقت اکثر ہندو اخبارات کے چہرہ پر مسکراہٹ پائی جاتی تھی اور اکثر یہ بھی کہتے سنا تھا کہ شاہنشاہ اکبر کا جواب ہے۔"

خیر۔ ایسے خوش فہم حضرات کو اسی وقت یہ غور کر لینا لازم تھا تو آج ان کو یہ دقت اور پریشانی نہ ہوتی۔ رہا یہ کہ بقول "آبزرور" مہاراجہ بہادر اس کا اعلان کیوں نہیں کرتے۔" آیا وہ مسلمان ہیں" اس کے لئے لوگوں کو یہ سمجھنا کافی ہو گا کہ جو تمدنی پالیسی سارے ہندوستان میں چل رہی ہے اور مذہبی قیود کی زنجیریں ٹوٹتی جاتی ہیں اس سے حیدر آباد کی سرزمین بھی خالی نہیں ہے سینکڑوں کیا ہزاروں مثالیں ہم کو حیدر آباد سے باہر انگریزی راج میں دکھائی دیتی ہیں۔

سر یمین السلطنت مہاراجہ کا مذہب جو کچھ ہو وہ خود کو موحد کہتے ہیں۔ باقی امور جاننے والے جانتے ہیں۔ (دیوین)

رسید زر

مورخہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۱۱ء

بابو محمد نصر اللہ خان صاحب ۱۶۸۶ اللعہ چودہری دولت خان صاحب ۱۲۶۴ اللعہ
بابو محمد ایوب صاحب ۲۳۲۶ اللعہ

مورخہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۱۱ء

مفتی فضل احمد صاحب ہیڈ ماسٹر عہ۸ منشی کرم الٰہی صاحب ۲۸۳۰ عہ۸
ملک عطاء محمد صاحب ۲۸۳۱ عہ بابو غلام حسین صاحب ۲۴۵۶ عہ
حافظ عبد المجید صاحب ۸۵۴۴ عہ چودہری حاکم علی صاحب ۹۸ صمہ
عبد الکریم صاحب ۱۱۳۴ سے ملک مولا بخش صاحب ۲۷۷ اللعہ
میان خدا بخش صاحب ۵۹۷ عہ۸ میان غلام حسین صاحب ۹۴۹ اللعہ
امیر احمد صاحب تاجر کتب راولپنڈی عہ

مورخہ ۱۶۔ نومبر ۱۹۱۱ء

صاحب خان بزریا صاحب ۲۸۳۳ عہ شیخ محمد حسین صاحب ۱۹ اللعہ
خواجہ کمال الدین صاحب ۱۰۹ اللعہ بابو حیدر علی صاحب ۲۴۹ اللعہ
منشی عبد العظیم صاحب ۶۰۴ عہ۸

مورخہ ۱۷۔ نومبر ۱۹۱۱ء

سید حیات علی شاہ صاحب ۱۹۲ اللعہ منشی محمد الٰہی صاحب ۱۳۴ اللعہ
منشی قدرت اللہ صاحب ۱۸۱۷ اللعہ منشی ولی محمد صاحب ۷۶۹ عہ۸
مولوی غلام مرتضےٰ صاحب ۱۳۵۰ اللعہ میان غلام امام صاحب ۱۴۵۴ اللعہ
چودہری عنایت صاحب ۱۷۱ اللعہ ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲ اللعہ
اتچ۔ ای۔ منصور صاحب ۲۸۳۴ اللعہ

جنگ طرابلس کے متعلق

عربی - ترکی اور فارسی اخبارات کا ترجمہ

(منقول از روزانہ پیسہ اخبار)

یورپین اخبارات کو پڑھنے والے جانتے ہین کہ اس جنگ نے یورپ بھر کی تجارت پر جو تزلزل ڈالنا شروع کیا ہے اس سے یورپ کی اقتصادی دنیا بوکھلا گئی ہے - ٹرکی نے آبنائے باب المنوب تک ساحل کی روشنیان بجھادی ہین - اسی طرح اٹلی نے تمام اپنی ساحلی روشنیان بجھادین جس سے تمام آنے جانے والی تجارتی کشتیان گھٹا ٹوپ اندھیرون مین ٹھوکرین کھاتی پھرتی ہین چنانچہ ہر گوشہ سے اس کی شکایتین آرہی ہین یہ بھی واضح رہے کہ ٹرکی نے تمام حیوانات اور غلہ جات کی برآمد قانوناً ممنوع قرار دی ہے اور اس پر خصوصاً ان ایام مین بڑی شدت سے عمل کیا جارہا ہے جس کا اثر یہ ہوا ہے کہ ادہر روس چلا رہا ہے اور ادہر کوئی اور سلطنت سر پیٹ رہی ہے - علاوہ ازین کمپنیون کے حصص کی قیمت گرتی جارہی ہے - اور یورپ کے مالی حلقون مین ماتم برپا ہے -

ہم تسلیم کرتے ہین کہ ان مصائب مین سے ٹرکی کو بھی حصہ ملیگا - مگر اس کو کم - اور باقی دول یورپ کو بہت زیادہ ہم دیکھتے ہین کہ یورپین سرمایہ دار جنھون نے بلاد مشرق مین کروڑون اربون پونڈ کی بازیان لگا رکھی ہین - ان کے دل اضطراب و تردد سے بیون اچھل رہے ہین - اور وہ اس جنگ کے موکون کو سنا رہے ہین - بحری خطرات کے لحاظ سے جہازات کی بیمہ کمپنیون نے بیمس کی رقم بہت بڑہادی ہے اسی طرح جہازات کے کرایون مین سنگین اضافہ ہوگیا ہے تاجرون نے اموال کی قیمت دگنی تگنی کردی ہے اور جنگ کے ایام تک یہی حالت رہے گی جن سلطنتون نے بیچ بچاؤ کرنے سے انکار کیا ہے انشاء اللہ زیادہ نقصان اہنین کو اٹھانا ہوگا اور یقین ہے کہ اب وہ اپنے انکار پر دست تاسف ملتی ہونگی اور خدانخواستہ بلقان مین فساد ہوگیا - تو تمام دول کو حدرعات معلوم ہوجاویگی -

یورپین اخبارات کا اعتراف - ترکان شہامت نشان نے بنی غازی کے معرکہ مین جو دل کھولکر داد مردانگی دی ہے اسپر یورپین اخبارات ہی احسنت و مرحبا کے نعرے لگا رہے ہین خبار طان لکھتا ہے کہ بنی غازی کے معرکہ مین اٹلی والون نے ترکون سے وہ مار کھائی جو آغاز معرکہ سے لیکر شدید ترین تھی - اور ہمارا خیال ہے کہ روما کی سلطنت اس سے بدحواس ہوگئی ہوگی اٹلی والون کے نقصانات کی صحیح تعداد نہین بتائی گئی - مگر یہ بات یقینی ہے کہ یہ نقصانات معمول سے کہین زیادہ ہین - کیونکہ ترکون اور عربون نے بڑی تیزی اور شجاعت سے مقابلہ کیا تھا -

خود اٹلی کا اخبار کوریرا دی طالیہ لکھتا ہے - کہ اس مین کچھ شک نہین کہ بنی غازی کے معرکہ مین ہمارا وہ نقصان ہوا ہے کہ رونا آتا ہے مگر قوم کو پریشان نہ ہونا چاہیئے کیونکہ فتوحات جان کی قربانی دینے کے بعد حاصل ہوا کرتی ہین -

اخبار جورنل دی طالیہ لکھتا ہے - اطالین فوج بڑی مشکل مین آپھنسی ہے ایک طرف سمندر ہے - دوسری طرف دشمن کی آگ برس رہی ہے - اطالین قوم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اطالین خون آجکل بڑی فیاضی سے طرابلس کی اراضی کو سیراب کر رہا ہے -

اطالین نسل کا فساد خون - آجکل نہ صرف گورنمنٹ اٹلی ہی فتوحات کے سودائے خام مین مبتلا ہوگئی ہے - بلکہ اٹلی کے ہر فرد کے سر پر خواہ دنیا کے کسی حصے مین ہو حماقت و جہالت کا بھوت سوار ہورہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ اطالین نسل ہی کا خون فاسد ہوگیا ہے -

مصر کا واقعہ ہے کہ ایک اطالین نے محکمہ ریلوے سے پتھر توڑنے کا آلہ کرایہ پر لیا کام ہو چکنے کے بعد محکمہ نے آلہ مذکور کا مطالبہ کیا تو اس نے دینے سے انکار کر دیا - عدالت مین چارہ جوئی کی گئی - فیصلہ ہوا کہ آلہ مذکور محکمہ ریلوے کو دلایا جاوے جب پولیس کے سپاہی آلہ مذکور اس سے لینے کے لئے گئے تو اس نے اس کے حوالہ کرنے سے صاف انکار کر دیا اور اطالین جھنڈی لاکر اس آلہ پر گاڑدی جس سے مطلب یہ تھا کہ اسکو چھیڑنا گورنمنٹ اٹلی کی ہتک سمجھا جائیگا - سپاہیون نے کچھ پروا نہ کی - جھنڈی اکھاڑ پھینکی اور آلہ اٹھا کر لے گئے اطالین حکمدار نے اس شخص کی حماقت پر غضبناک ہوکر تنبیہ کی کہ خبردار آگے ایسا کروگے تو سزا پاؤگے -

المؤید کا خاص تار - مقام بک اوغلی ۳۱ - اکتوبر - صبح کے ۸ بجے مصر پہونچا - المؤید - مصر - کل کی خبرون کی تائید آج اس خبر کو ہوتی ہے کہ شہر طرابلس ایک بہت ہی خوفناک خونخوار جنگ کے بعد جو ہر طرح اس بغاوت کا خاتمہ کردینے والی تھی پھر واپس کرلیا گیا اس ہیبتناک معرکہ مین چار یا پانچہزار سو اطالین مقتول و مجروح ہوئے اب شہر کے سارے راستے مقتولون اور انسانی اعضاء سے بھرے پڑے ہین جب اٹالی کو اپنے بیڑے تک بھی پہونچنا نہ ہوسکا - تو مجبوراً امن کا جھنڈا چڑہاکر اس کے خواہان ہوئے - اور بلاکسی شرط کے اپنے آپ کو ہمارے حوالہ کردیا قیدیون کا عدد ۹۰۰۰ ہے - غنیمت مین ۱۰۰ اکہی توپین اور ۱۰۰ اسٹرالیوز توپین اور ۱۵۰۰ بارود کے صندوق اور ۲۰۰۰ بندوق ترکی اور عرب بہادرون کے ہاتھ آئین اب تک یہ تحقیق نہین کہ اطالین سپہ سالار میدان جنگ مارا گیا یا قیدیون مین موجود ہے اب یقین ہوگیا کہ دشمنون کی بخوبی بربادی ہوگئی -

بیان کیا گیا ہے کہ اہل اطالیہ نے فوج معینہ سیدی مصری کی کمک کے لئے توپخانہ اور پیدل فوج کے لوگ بھیجے ہین - اور کچھ روشنیون کے گولے بھی وہان پہونچائے جن کے ذریعہ سے غنیم کی فوج کا پتہ معلوم ہو لیکن غنیم نے کل سہ پہر کو پھر حملہ کیا -

ترپولی مین موسلادھار مینہ برس رہا ہے -

نامہ نگار مقطم آستانہ سے اپنے اخبار کو لکھتا ہے کہ امیر محمد پاشا حسنی جزائری خلف امیر عبد القادر مرحوم الجزائری نے باوجود کبر سنی سلطان المعظم سے درخواست کی ہے کہ مجھے طرابلس الغرب جانے اور اطالوی فوجون سے معرکہ آرا ہونے کی اجازت دی جاوے میرا باپ فرانس جیسی سلطنت کے ساتھ بیس برس برابر لڑا ہے مین انشاء اللہ تعالے اٹلی سے تیس سال برابر لڑائی جاری رکھ سکونگا اور ایک آدمی باب عالی سے کمک کے لئے نہیں مانگونگا خود میرے اور میرے باپ کے طرفدار قبائل جن کی ابھی افریقہ میں کچھ کمی نہین ہے اسی سی سالہ جنگ کو قائم رکھنے کے لئے کافی ہونگی -

البلاغ مطبوعہ ۳ ذیقعدہ مین لکھا ہے کہ اٹالین سپہ سالار نے دو جنگی کشتیان درنہ کی طرف روانہ کین اور دونون کشتیون کا دو اور اٹالین کشتیون کے ساتھ تصادم ہوگیا - جو اس سے پہلے اٹالین بیڑہ مین سے اس مقام پر بھیجی گئی تھین اور چارون کشتیان غرق ہوگئین -

اخبار المؤید کا وکیل اسکندریہ تار دیتا ہے کہ یہان ایک شخص آج کے روز مصری سرحد سے آیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ اطالیون کو پہلے آمد کے وقت طرابلس کے ایک عرب شیخ البری یاسینی نامی نے جو یہان کے قبیلہ الحرابی کا سردار ہے - مقام تبروک مین اطالیون کی بڑی آؤ بھگت کی اور کہا کہ ہم آپ لوگون کی آمد سے بڑے خوش ہوئے ہین اس چاپلوسی پر اطالوی دہوکہ کہا گئے - اور جنگی جہازون سے اتر کر ساحل پر قدم رکھے یہان کے عربون نے سرسبز و شاداب اراضی دکھانے کے لئے انہین صحرا تک لا پہنچایا یہان پہلے ہی سے شیخصاحب کا قبیلہ اور ایک دوسرا قبیلہ جس کا نام الشوامر ہے - مقامات دفنہ اور عین غزالہ مین تاک لگایا ہوا تھا جب اطالین دونون مقامات کے بیچون بیچ آگئے تو عرب اپنے اپنے کمین گاہون سے نکل پڑے اور ان کا کام تمام کرنے لگے جس سے بہت کم اطالین بھاگ کر بیڑے مین اپنی جان بچا کر لائے شاید یہ عرب وہی ہون جنکو دیکھ کر اطالوی خوش ہوکر لکھ مارتے تھے کہ انہون

[illegible] (بقیہ ۱۲)

طاعون

طاعون ہندوستان میں اس قدر زور پکڑے ہوئے ہے جو ٹلتا ہی نہیں ہے۔ ڈاکٹری تحقیقات اور یونانی تحقیقات سے مرض ثابت ہے۔ لیکن شرعی تحقیقات سے عذاب الٰہی ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ عذاب الٰہی ہے۔ لیکن صورت مرض میں ہے۔ اس لئے ڈاکٹری اور یونانی تحقیقات کو غلط نہیں کہا جا سکتا ہے۔ رہا علاج اس کا تو علاج بغیر حکم الٰہی اثر پذیر نہیں ہوتا ہے جب کہ حدیث سے عذاب الٰہی ثابت ہے تو عذاب الٰہی کا دفع کرنا دوا سے کیونکر مستحسن کہا جا سکتا ہے۔ استغفار اور ذکر الٰہی سے عذاب کا دُور کرنا خوب اور بہت خوب ہے۔ اور حقیقت میں اگر علاج اثر پذیر ہے تو یہی علاج ہے۔ طاعون کا وجود حرام کاری۔ زناکاری وغیرہ ہے تو بجز توبہ اور ذکر الٰہی کے کونسا علاج ہو سکتا ہے۔ دوسرے لوگ کسی طرح علاج کریں۔ اہلِ اسلام حضرات کو یہ شیوہ رکھنا خلاف دین و ایمان ہے۔ جڑی بوٹی سے بھی علاج کرنے کو منع نہیں کیا جاتا ہے۔ لیکن جڑی بوٹی کو جبکہ نفع دہندہ مثل ذات الٰہی کے سمجھا جاتا ہے تو اس قسم کا علاج کفر اور شرک ہوتا ہے۔ جو چیز عالم میں ہے وہ محکوم احکم الحاکمین کی ہے۔ جڑی بوٹی بغیر حکم ربی کیونکر اپنا اثر خاص دکھا سکتی ہے۔ اور جبکہ طاعون کو عذاب الٰہی سمجھ لیا جائے تو پھر مثل دیگر امراض جڑی بوٹی سے علاج کرنا درست ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر بعد توبہ اور ذکر الٰہی کے دل نہ مانے تو حکم خدا اور رسول کے ساتھ جڑی بوٹی کو کام میں لایا جائے تو مضائقہ نہیں ہے۔ اور اس صورت میں بھی اللہ سے دُعا کرنا چاہیئے کہ وہ جڑی بوٹی میں اثر بخشے جس سے دکھ درد دور ہو۔ اگر جڑی بوٹی ہی سے آرام ہو گیا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ موت ٹل گئی۔ موت تو بجز ایک وقت مقررہ کے ہرگز نہیں آسکتی۔ جب آئے گی ہرگز نہ ٹل سکے گی۔ جب یہ ایمان ہو گیا ہے کہ جڑی بوٹی موت کو ٹالدینے والی ہے۔ تو ایمان اور دین کہاں رہا ہر چند گناہوں کی کثرت ہو۔ خدا بخشنے والا ہے توبہ کرنا چاہیئے وہ رحیم و کریم ہے اور ایسا رحیم و کریم ہے جسکی مثال کسی سے نہیں دیجا سکتی ہے اور قہر سے اُس کی رحمت کئی حصے زیادہ ہے۔ سراسر اُس کا رحم ہے یہ جو کہا جاتا ہے کہ طاعون کی موت شہادت ہے تو شہادت مُسلمان کے لئے ہے جو تابع حکم خدا اور رسول کا ہو غیر مُسلمان کے لئے شہادت نہیں ہے اس لئے کہ نافرمانی خدا اور رسول کی اس درجہ سے محروم کرتی ہے جن کفار شیاطین کی پابندی کر کے گناہ کئے جاتے ہیں۔ اُنہیں کے ہاتھ سے اللہ عذاب پہنچاتا ہے۔ جسکی صورت طاعون کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ جو مُسلمان طاعون کی جگہ سے بھاگ کر نہیں جاتا ہے وہ خدا اور رسول کے حکم پر قائم رہتا ہے اور شیاطین وغیرہ سے لڑا کرتا ہے۔ توبہ اور ذکر الٰہی اس کو شیاطین وغیرہ کے شر سے بچائے رکھتا اور اُس کو جان دینا پڑتی ہے تو شہادت کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور زندگی رہتی ہے تو ایک غازی کی زندگی ہوتی ہے۔ جو ثواب لئے ہوئے ہے۔ مُسلمانوں کو دیکھا جاتا ہے کہ اظہار طاعون کے وقت بجز دوا دارو کے توبہ اور ذکر الٰہی کی طرف مطلق خیال نہیں کرتے ہیں اور جو اچھے ہوتے ہیں وہ طاعون کی جگہ سے فرار ہو کر دوسری جگہ قیام کرتے ہیں اور موت تو وہ چیز ہے جس سے اُن کو کہیں بھی نجات نہیں مل سکتی ہے لیکن اُن کے خیال میں بصورت زندہ رہنے کے فرار ہو جانا موت سے نجات حاصل کرنا ہے۔ حالانکہ یہ خیال فاسد ہے۔ جس سے ایمان ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ بعض شرک و بدعت کی حالت میں بھی اس طاعون سے محفوظ رہتے ہیں۔ تو یہ خداوند کریم کی قدرت ہے کہ وہ جس پر چاہے عذاب پہنچائے۔ جس پر نہ چاہے نہ پہنچائے اس میں بشر کی عقل کا دخل نہیں ہے اپنی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہے کوئی کام اُس کا حکمت سے خالی نہیں ہے۔ ہندوستان میں جو اسلامی ریاستیں ہیں اُن کو احکام خدا اور رسولؐ کا پابند ہونا ضروری ہے۔ اور اس حالت میں کہ سلطنت انگریزی ان کو منع نہیں کرتی ہے تو پھر کونسی ایسی وجہ ہے جس سے اُن کی مجبوری تصوّر کرلیجائے۔ سلطنت انگریزی نے جن احکام شرعی کو جیسے چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹ دینا زناکاری وغیرہ کی سزا میں جان سے مار ڈالنا درست نہیں رکھا ہے ان کی تعمیل مجبوری لئے ہوئے ہے اس کے علاوہ جن احکام شرعی کو روکا نہیں ہے اُنکی بجا آوری کیوں نہیں ہوتی ہے ٹیکا لگایا جانا اکثر علماء دین خلاف شرع خیال کرتے ہیں اور اسلامی ریاستیں حفاظت طاعون کے لئے ٹیکا لگایا جانا مناسب سمجھکر احکام جاری کردیتی ہیں اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرے مذہب پر چلنا اسلامی ریاستوں کے حق میں اچھا نہیں ہے اسلام کو ضعیف کرنا کیا ہے بلکہ اپنے حق میں کانٹے بونا ہے اسلام تو قیامت تک رہیگا لیکن ایسی اسلامی ریاستیں اپنی سزا کو بھگتیں گی۔ اسلامی ریاستوں میں طاعون کا ظاہر ہونا کھلم کھلا اسبات کا ثبوت ہے کہ اُن میں زناکاری وغیرہ انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ اور آئین و احکام اسلام کی بجا آوری میں خلل واقع ہو رہا ہے۔ اسلامی ریاستوں کو خواب غفلت سے چونکنا چاہیئے اور اُن کو حکم خدا اور رسول صلعم کے موافق اپنا فرض منصبی ادا کرنا چاہیئے +

(آگرہ اخبار)

دربار دہلی میں آریہ سماج

اخبار عام راوی ہے کہ "آریہ سماج نے زمین خریدی تھی کہ وہاں اپنا خاص مکان تعمیر کیا جاوے اور ممبران آریہ سماج وغیرہ کو وہاں رہنے اور ٹھیرنے کا آرام ملے + زمین خریدنے پر بھی دربار کمیٹی نے آریہ سماج کیمپ بنانے کی اجازت نہیں دی۔ وجوہات یہ بتلائی گئی ہیں کہ وہاں حفاظت صحت اور دیگر صفائی وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ایک جلسہ اس معاملہ پر مزید غور کرنے کے لئے ۲۵- ماہ حال کو بموقعہ جلسہ آریہ سماج لاہور میں کرینگے اور وچار کرینگے اب کیا انتظام کرنا چاہیئے +

اس میں شبہ نہیں کہ وقت تنگ اور بالکل ناکافی ہے لیکن بقول ہمت مرداں مدد خدا۔ اب بھی سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اعلےٰ حکام کو اگر اس بات کا خاطر خواہ یقین دلایا جاوے کہ دربار کیمپ میں لیکچر بازی یا کوئی اور جلسہ وغیرہ نہ ہوگا۔ تو عجب نہیں۔ اب بھی آریہ سماج کو اپنے مشن میں کامیابی ہو۔ بہر حال جو کچھ ہوگا ۲۵- نومبر کے جلسے میں معلوم ہو جاوے گا۔ دہلی کی رونق اور بہار آجکل دن بدن بروز بڑھ رہی ہے" +

آریہ سماج کے نام نے جو شہرت حاصل کی ہے اُسکے لحاظ سے مشکل ہے کہ گورنمنٹ ایسا کیمپ بنانے کی اجازت دے +

سیرت مسیح موعودؑ

شیخ تیمور ایم اے صاحب کے فاضلانہ لیکچر سے اقتباس

آپ کا تبتل الی اللہ

ہم قادیان سے سیالکوٹ کی طرف آ رہے تھے تو ایک شخص ہمیں گاڑی میں ملا۔ پہلے تو ہم نے اس کی خاموشی اور اجنبیت کے سبب سے اسکے ساتھ گفتگو نہ کی مگر بعد میں وہ ہم میں سے ایک کا واقف نکل آیا اس نے بیان کیا کہ میں ان قدیم ایام میں مرزا صاحب کو ملا ہوں اور آپ کے پاس متعدد بار پانچ پانچ چھ چھ دن ٹھہرا ہوں اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی خوراک چند لقمے روٹی کی ہوتی تھی اور آپ سارا دن تصنیف میں لگے رہتے تھے۔ روٹی لانے والی عورت آتی تھی آپ دروازہ کھولدیتے اور وہ روٹی رکھ کر چلی جاتی اور جب دیکھتی کہ کھایا کچھ بھی نہیں تو ان کے عجیب طرز پر ان کو کوستی ہوئی باہر نکل جاتی مگر آپ کو یہ بھی معلوم نہ ہوتا کہ یہ کون بول رہا ہے پھر اس شخص نے بیان کیا کہ مرزا صاحب کی وہ حالت تھی کہ اگر خدا اُن سے بھی نہ بولتا تو ہم سمجھتے خدا ہے ہی نہیں اس محنت سے بُلانے والے کے لئے اگر اس نے توجہ نہیں کی تو کس کے لئے کرتا۔ اور عام لوگوں کا قاعدہ تو یہ ہے کہ عمر بھر میں ایک دفعہ بھی خدا کو توجہ سے نہیں بلاتے پھر خدا اُن سے کیوں بولنے لگا۔

اس زمانے کی حالت پر محمد حسین بٹالوی کی شہادت بھی موجود ہے جو اس نے براہین احمدیہ پر نظر کرتے ہوئے اشاعۃ السنۃ میں لکھی۔

نور الدین سا انسان

اب مولوی لوگوں نے ان اہم مسائل پر غور کرنا چھوڑ دیا ہے حالانکہ سارا قرآن شریف انہیں باتوں کے ثبوت کے لئے آیا ہے اور جب تک کوئی شخص علےٰ بصیرۃ ان باتوں کا دعوےٰ کرنے والا نہ ہو لوگ کب جان سکتے ہیں اور پھر جب تک وہ عظیم الشان شوکت کی پیشگوئیوں سے اپنے دعوے کو قوی نہ کرے یہ سب باتیں خیالی نظر آتی ہیں مرزا صاحب نے خود مشاہدہ کر کے ہمیں گواہی دی کہ خدا ہے ہم نے اس کی زندگی پر نظر کر کے جب دیکھا۔ تو وہ راست باز تھا۔ اس لئے ہم نے اس کی گواہی کو قبول کر لیا۔ ورنہ ہم کب ماننے والے تھے۔ لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتے تاتیھم البینۃ رسول من اللہ یتلوا صحفاً مطھرۃ۔ واقعی ان عقدوں کے حل کرنے کے لئے ایک رسول کی ضرورت تھی۔ پھر اُس نے ہمارے لئے راہ کھولدی کہ اگر چاہیں تو ہم بھی خدا کا روئی ثبوت حاصل کر سکتے ہیں اور بہت سے ایسے وجود پیدا کر دئے جو دنیا کے لئے خدا پر ایسے ہی شاہد ہوں جیسا وہ خود تھا۔ ان میں ایک میرا استاد بھی ہے (حضرت مولوی نور الدین صاحب) جس کی زندگی کے حالات کا میں خود ایک سال سے تجربہ کر رہا ہوں میں نے اُسے سچائی کا سچا اور بے نظیر خادم پایا ہے دنیا کا سچا خیر خواہ اور ہمدرد محمد رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سچا عاشق قرآن کا دلدادہ خدا کا فریفتہ میں نے اُسے دیکھا ہے۔ کوئی اسلامی شعار نہیں کوئی اسلامی اعتقاد نہیں جس کا عملی نمونہ اس میں نہیں دیکھا اور میں نے دن رات جاگ کر اس کی زندگی کے ہر ایک فعل پر نظر کی ہے۔ رات کو دن کو صبح کو شام کو میں نے اسے خدا کا ذاکر معلوم کیا ہے۔ سُکھ میں دُکھ میں بیماری اور صحت میں میں نے اُسے کبھی گھبراتے یا مایوس ہوتے نہیں دیکھا میں نے اُسے ایسی حالتوں میں بھی دیکھا ہے جب انسان کے لئے دنیا سرد ہو جاتی ہے اور اگلا جہان نظر آنے لگتا ہے مگر اسکی یہی وصیت تھی کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر مضبوط رہو اگر دس دفعہ پوچھا ہے۔ تو دس دفعہ یہی کہا ہے نہ اُسے اپنی اولاد کا فکر ہوا اور کنبہ کی پرورش کا غم۔ بیشک آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر۔ بس وہی ایک شخص تجربہ میں آیا ہے۔ اور پھر ایسا بہادر کہ خدا کے لئے اپنی صحت کی بھی کبھی پرواہ نہیں کرتا۔ پھر اس کے گھر کے اس کی بیوی بچوں کے دلی خیالات معلوم کئے ہیں تو سب کے دل میں اسکی بڑی قعت نظر آئی اور سب اُس کی نیکی اور محبت اسلام کے مقر ہیں۔ یہ بھی میرے لئے مرزا صاحب کی سچائی ایک بڑی دلیل ہے۔ اور میں اپنے لئے خود ہی دلیل ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں نے بڑی تفتیش اور غور اور سچائی کے ساتھ حضرۃ مرزا صاحب کو مانا ہے۔

بچوں پر شفقت

آپ کی وسیع انسانی ہمدردی جماعتوں کے ساتھ ہی معلّق نہیں رہتی تھی۔ بلکہ ہر فردِ انسان کی ذات کے لئے بھی آپ کے دل میں جوش تھا مدرسہ کے غریب سے غریب طالب علم کی بیماری پر بھی آپ کا وہ جوش ہمدردی مشاہدہ کیا ہے جو کم لوگوں کو اپنی اولاد کے لئے بھی نصیب ہوتا ہوگا۔ آپ بار بار اضطراب سے پھرتے اور دعا مانگتے تھے اور بار بار حالات پوچھتے تھے۔ اور اس کی صحت پر آپ کو ایسی خوشی تھی جیسے کسی اپنے بچہ کی صحت پر۔ ہمارے دوست اس بات کے تجربہ کار ہیں۔

* * * * * *

دوستوں سے سلوک

دوستوں کے ساتھ آپ کا جو تعلق تھا۔ وہ بہت ہمدردانہ تھا۔ مولوی عبد الکریم صاحب کی بیماری میں ہم نے دیکھا ہے کہ آپ نے جان مال وقت کسی چیز کی پرواہ نہیں کی اور اس قدر اضطراب سے دعائیں مانگیں کہ شائد کسی نے کم مانگی ہونگی آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہمارا دوست شراب پی کر کہیں نالی میں گرا ہوا بھی مل جائے۔ تو ہم اس کو اٹھا لیں اور گھر لا کر اس کو رکھیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کا جب کبھی ذکر آجاتا تو باوجود اس قدر مخالفت کے آپ کو قدیم تعلق کی وجہ سے رقت آجاتی تھی ایک بار مولوی نور الدین صاحب قادیان میں جب نئے نئے آئے تھے تو آپ کو کچھ روپے کی ضرورۃ پیش آئی آپ نے حضرت مرزا صاحب سے تین سو روپیہ منگوایا اور پھر چند روز بعد جب آپکے پاس روپیہ آگیا تو واپس کر دیا۔ مرزا صاحب کو جب پتہ لگا تو آپ نے وہ روپیہ واپس کر دیا۔ کہا کہ میں ساہوکار نہیں ہوں جو اُدھار روپے قرض دوں میں تو یہ سمجھا تھا کہ میرا مال آپ کا مال ہے اور آپ کا مال میرا ہے آپ اپنے خاص دوستوں کو ہمیشہ اپنے گھر کے اندر رکھتے تھے اور اپنے لنگر سے کھانا کھانے کی تاکید کرتے تھے۔ مگر آپکی ہمدردی ایک حد سے تجاوز نہ کرتی تھی اور وہ قضاءِ الٰہی ہے

خادموں سے سلوک

نوکروں کا تعلق ایک ایسا تعلق ہے۔ جس میں بڑے بڑوں کی آزمائش ہو جاتی ہے آپ کے قدیم ملازم حامد علی جس کو اب ہماری ساری جماعت کے با اخلاق لوگ خوش نہیں رکھ سکتے اس کا بیان ہے کہ مجھ کو کبھی مرزا صاحب نے کسی کام کے نہ کرنے پر نہیں جھڑکا اور حالانکہ میں کام میں بہت سست بھی تھا اور اکثر دیر بھی کر دیتا تھا پھر باوجود اس کے جب کبھی باہر جاتے تھے۔ تو مجھ ہی ساتھ لے جاتے حالانکہ بیوی صاحب شکائت بھی کرتیں کہ یہ سست ہے مگر آپ فرماتے ہم تو حامد علی کو ہی لے جائیں گے آپ چاہیں تو کسی اور نوکر کو ساتھ لے لیں بعینہٖ انس بن مالک کا واقعہ ہے اور یہ شخص جس قدر مرزا صاحب کا قدیم واقف اور ہر وقت پاس رہنے والا اور ان کی ہر بات سے آگاہ ہے۔ شائد اور کوئی نہ ہوگا۔ مگر بڑا مداح اور آپ کی سچائی کا مقر اور آپ کو بے نظیر یقین کرتا ہے اور آپکے الہامات پر پورا ایمان اور مشاہدہ رکھتا ہے۔ اور اب اسکو دنیا میں کوئی اور انسان پسند ہی نہیں آتا۔

دشمنوں سے سلوک

آپ کی جو لوگ مخالفت کرتے تھے۔ ان سے بھی آپ ایسا سلوک کرتے تھے کہ گویا وہ پکے دوست ہوتے ہیں قادیان کے آریہ ہمیشہ آپ کی بُرائی کی تدابیر سوچتے رہتے تھے اور ذرا ذرا باتوں

میں آپ کو بدنام کرنا چاہتے تھے چنانچہ ان کا ایک اخبار شبھ چنتک ہی نکلتا تھا جس نے ہتھیار اٹھا رکھا تھا کہ ہر قسم کی تہمت اور افترا کو آپ کی ذات پر لگا کر شائع کرتے اور یہ لوگ مالی اور جانی نقصان کے بھی درپے رہتے تھے مگر وہ ان کی مہربان طبیعت کو بھی خوب سمجھتے تھے اس لئے جب کبھی کسی کو مصیبت آتی تہی۔ تو آپ کے پاس آتے اور آپ روپے سے علاج سے دوائی کو سفارش۔ سے ہر طرح سے مدد دیتے اور ان کے دل آپ کی ہمدردی اور نیکی کے قائل ہیں ہماری جماعت کے ڈاکٹر لوگ جانتے ہیں کہ کس قدر قادیان کے آریون کا انہون۔ نے حضرت صاحب کے فرمانے پر مفت علاج کیا ہے۔ ایک بار ایک آریہ نے جس کا نام بڈھامل ہے انکم ٹیکس کے لئے مخبری کی۔ جب تحصیلدار تحقیقات کے لئے آیا اور بڈھامل ہی ساتھ تھا اور مرزا صاحب کو بلایا گیا تو آپنے اس تحصیلدار کے سامنے بڈھامل کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بڈھامل تم بچپن سے ہمین جانتے ہو ہم نے کبھی بچپن سے لے کر اب تک تمہارے ساتھ کوئی برائی کی ہے اس نے کہا کہ نہین۔ فرمایا مگر تم ایسے ہو کہ تم کوئی موقعہ میری برائی کرنے کا خالی نہین جانے دیتے۔ شرمندہ ہو کر اس نے سر نیچے کر لیا

مرزا نظام الدین امام الدین جو ہر طرح سے آپکو ایذا دیتے تھے ایک دفعہ انہون نے آپکے مکان کے دروازہ کے آگے دیوار دے دی اور راستہ بند کر دیا۔ مقدمہ ہوا تو مرزا صاحب کے حق مین فیصلہ ہوا اور خرچہ کی ڈگری نظام الدین کے خلاف ہوئی نظام الدین آیا اور اس نے منت کی کہ ہم ادا نہین کر سکتے آپنے معاف کر دیا۔

ایک بار ملا محمد بخش جعفر زٹلی جو ایسا گندہ مخالف تہا مجھے ملا اور میںنے پوچھا۔ شاہ جی آجکل کیا کام کرتے ہو کہنے لگا ہم تو غلطی پر رہے ہم خواہ مخواہ مرزا صاحب کو تنگ کرتے رہے اب ہمین سمجھ آئی ہے کہ مرزا صاحب بڑے حوصلے کے آدمی تہے اور ہم اس کو سخت سے سخت لکھ دیتے تہو مگر اس نے کبھی نالش کرنے کا نام ہی نہین لیا تہا مگر اب ذرا سی بات کسی آریہ کے خلاف لکھین تو نالش کرنے کی دھمکی دیتے ہین ان دنون اس کو ہنٹر اخبار کے متعلق ڈپٹی کمشنر کی طرف سے تنبیہ ہوئی تہی۔

دشمنون کے ساتھ ایسا نیک سلوک کرنے کے ساتھ آپ غیرت بہی بڑی رکھتے تہے ایک دفعہ آپ لاہور مین کسی مسجد مین بیٹھے تہے کہ لیکھرام آیا اور اس نے سلام کیا آپنے منہ پھیر لیا اس نے سمجھا کہ دیکھا نہین دوسری طرف سے ہو کر پھر اس نے کہا کہ مرزا صاحب سلام کسی شخص نے کہا کہ حضور لیکھرام سلام کہتا ہے پھر بہی آپنے اس کی طرف منہ نہ کیا اور فرمایا بڑا بیحیا ہے ہمارے آقا کو تو گالیان دیتا ہے اور ہمین سلام کہتا ہے

آپ اپنے دشمنوں پر کبھی فحش حملہ نہین کرتے تہے خواہ وہ کرین۔ چنانچہ ایک مقدمہ مین ایک مولوی صاحب سے مرزا صاحب کے وکیل نے اس کی ماں کی نسبت پوچھنا چاہا کہ وہ کون تہی تو آپنے روک دیا کہ ایسا سوال کرنے کی ہم اجازت نہین دیتے دشمنی مین بہی آپ حیا اور شرم کو مد نظر رکھتے تھے۔

آپ کی استقامت

آپ کبھی وفات مسیح کے مسئلہ کے بیان کرنے سے نہین تھکے ہر مجلس مین ہر کتاب مین اس کا ذکر ضرور کر دیتے تھے اور آخر دنیا کو منوا کر چھوڑا یہ سچائی کا بڑا ثبوت ہے وہی الہام جس کے متعلق پرانی تحریرون مین اگنی ہوتری کے ساتھ بحث کی ہے اسی الہام کو مرتے دم تک قائم رکھا اور دلائل کو بہی نہین بدلا اور اگنی ہوتری کا یہ حال ہے کہ اس وقت برہموؤن کی طرف سے مرزا صاحب کے ساتھ خدا پر بحثین کرتا رہا تھا اور پیچھے خدا کا ہی منکر ہو گیا اگر سچائی نہ ہو تو ایک بات کو انسان اتنی بار دھرانے سے تنگ آجاتا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر آپ کی ثابت قدمی کا یہ ثبوت ہے کہ جس لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بچپن مین خود مانا تہا۔ صرف اسی کو ساری عمر دنیا مین اعلان کرتے چلے گئے ورنہ لوگ کئی کئی خیالات بدلتے ہین اور ایک وقت بھی آپ پر ایسا تو نہین آیا جب آپ اس کلمہ کے پہونچانے مین متزلزل ہوئے ہین۔ لوگ کہتے ہین کہ آپ ایک بات کو بار بار کتاب مین دہراتے تھے یہ سچ ہے اور یہ امر ہی اس کا ثبوت ہے کہ آپ جو بات بیان کرتے تھے وہ سچائی اور یقین سے بیان کرتے تھے اور اس کو دوبارہ کہنے سے نہین گھبراتے تہو اور لوگون کی مخالفت سے اس عقیدہ سے متزلزل نہین ہوتے تھے۔

آپ کی شجاعت

جو لوگ آپ کی زندگی پر غور کرین گے انہین معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب بڑے شجاع تھے زمانے بھر کی مخالفت کی پرواہ نہین کی جب کبھی آپ پر کوئی مصیبت آتی تہی تو آپکے چہرہ پر ایک خاص رونق پیدا ہو جاتی تہی اور بڑی خوشی سے باتین کرنے لگ جاتے تہو اور چہرہ بشاش نظر آتا تہا اور سب تفکرات دور ہو جاتے تھے۔ گویا وہ بہادر سپاہی کی طرح کمر کس کر مصائب الٰہیہ کے لئے تیار ہو جاتے تھے گورداسپور کے مقدمہ کو دیکھنے والے لوگ بتاتے ہین کہ ہمارے وکلاء گھبرا جاتے تھے اور مرزا صاحب ان کو تسلی دیتے رہتے تھے۔

آپکا عفو

آپکا عفو اس قدر تہا کہ جب کبھی کسی سے کوئی خطا ہو جاتی تہی تو پیشتر اس کے کہ اس کے بالا افسرون تک خبر پہونچے وہ حضرت مرزا صاحب تک پہونچانے کی کوشش کرتے تھے تا کہ آپ کے فرمانے سے سزا سے بچ جائین بلکہ خطائین معاف کرا لینے کا یہ ذریعہ سمجھا ہوا تہا۔

آپ کی سخاوت

سائل کو آپ حتے المقدور رد نہین کرتے تہو اور سخاوت کا یہ حال تہا کہ کبھی نہ نہین کرتے تہے مگر یہ سخاوت بڑی جانچ پڑتال اور موقعہ اور محل پر ہوتی تہی اور اکثر تالیف قلوب کے لئے کی جاتی تہی۔ مانگنے والے عرب اور دیسی اکثر آجاتے تو آپ ہمیشہ ان کو کچھ نہ کچھ دے دیا کرتے تہے ایک دفعہ دہلی کا واقع ہے کہ آپ اپنے دوستون کے ساتھ باہر کھنڈرات کی طرف چلے تو کسی نے بیان کیا کہ حضور اس طرف راستے مین اتنے گدا گر ہوتے ہین کہ گزرنا مشکل ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا آج ہم چلتے ہین ہم سب کو دین گے جب گزرے تو کسی ایک نے بہی آپسے کچھ نہ مانگا۔

اپنی اولاد کی تربیت

اپنی اولاد کے ساتھ آپنے وہ سلوک کیا جو کسی کو ہم نے کرتے نہین دیکھا۔ آپ کبھی کسی خوشی پر جھڑکتے نہین تھے اور کس قدر ضروری دماغی کام مین مصروف ہون بچون کی حاجتون کو پورا کر دیتے تہے۔ اور اف تک نہین کہتے تھے۔ آپ چھوٹے بچون کو مارنا بالکل پسند نہین کرتے تھے اور بعض دفعہ وہ آپ کی دماغی عرق ریزی کے نتائج کو تلف بھی کر دیتے تھے مگر آپکے ماتھے پر بل بھی نہیں آتا تھا دروازہ بند کر کے اندر لکھ رہے ہون تو جتنی بار بچہ دروازہ کھٹکھٹائے اتنی بار کھولتے اور پہر جب وہ رخصت ہو جاتا تو بند کر لیتے۔ اور پہر آتا تو پھر کھول دیتے اور ایک دفعہ بھی اسکو نہ کہتے کہ تو بار بار کیون تکلیف دیتا ہے۔ ایک دفعہ کسی بچہ نے آپ کی جیب مین پتھر ڈالدیئے اور جب آپ سوئے تو معلوم ہوا کہ کچھ چبھتا ہے۔ ساری رات تکلیف اٹھاتے رہے دن کو معلوم ہوا کہ کسی بچے نے جیب مین پتھر ڈالے ہین آپنے فرمایا کہ نکالو نہین یہ اس بچے نے رکھوائے تہو کہ مین پھر لے لونگا غرضیکہ آپ عجیب عمل اور شفقت پدرانہ کا نمونہ تھے اور آپ کی اولاد گواہی دے سکتی ہے کہ اب وہ اپنے باپ کو کس محبت سے یاد کرتے ہین۔ مگر خدا

خدا کیلئے کیسے غیور تھے

کا معاملہ جب آجاتا تھا تو پھر بچون کی کوئی حقیقت آپکے سامنے نہ رہتی تہی چنانچہ سب سے بڑے لڑکے کو بالکل الگ کر دیا اور باوجود اس کی درخواست کے ملنے تک کی اجازت نہین دی۔ ایک دفعہ مرحوم میان مبارک احمد نے جب آپ بہت چھوٹے تھے۔ قرآن شریف کو نیچے پھینکدیا یا شاید اس پر پاؤں رکھدیا تو آپکا چہرہ سرخ ہو گیا اور ایسے زور سے اسکو ایک طمانچہ مارا کہ انگلیون کے نشان اس کے چہرہ پر پڑ گئے اور فرمایا کہ اسکو میری آنکھون کے آگے سے ہٹا لو یہ اب بھی قرآن شریف کی بے ادبی کرنے لگا ہے تو پھر کیا ہو گا۔ فقط

منشی برکت علی صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ شملہ کے مختصر حالات زندگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں بستی ضلع جالندھر کا رہنے والا ہوں۔ بزرگوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ میں ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوا تھا اور قریباً ڈہائی سال کا تھا کہ میرے والد بزرگوار فوت ہو گئے۔ چھ سات سال کی عمر میں والدہ ماجدہ نے ایک مُلّاں کے پاس قرآن شریف پڑھنے کے لئے بٹھایا مگر اکثر کھیل وکود میں مصروف رہتا تھا اور والدہ پیار کے باعث کچھ دباؤ نہیں ڈالتی تھیں ایک دن اسی طرح لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ مولوی عمر الدین صاحب ساکن صریح جو وہاں کے مدرس تھے اور میرے قریبی رشتہ دار ہیں والدہ کی اجازت سے مجھے ساتھ لے گئے اور مدرسہ میں داخل کر لیا چنانچہ میں نے اپر پرائمری وہاں پاس کی۔ ۱۸۸۶ء میں گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر میں داخل ہوا اور ۱۸۹۰ء میں وہاں انگریزی مڈل پاس کیا طبیعت خدا کے فضل سے ذہین تھی چنانچہ مڈل اور انٹرنس میں وظیفہ حاصل کیا۔ مگر عمر ۱۶ سال سے متجاوز ہو جانے کے باعث انٹرنس میں وظیفہ نہ ملا اُسوقت تک تو عادات کچھ اچھی رہیں مگر اس کے بعد طبیعت میں آوارگی پیدا ہو گئی۔ پونے دو سال کے عرصہ میں جو انٹرنس میں رہا۔ تعلیم کی طرف مطلقاً توجہ نہ کی اکثر انگریزی ناولیں پڑھتا رہا اور آوارگی میں وقت ضائع کرتا رہا دل میں جانتا تہا کہ ہرگز امتحان میں کامیاب نہیں ہونگا اِسلئے پہلے ہی سکول چھوڑ دیا اور عزیزی فرزند علی کی وساطت سے جو اسوقت دفتر قلعہ میگزین فیروزپور میں ہیڈ کلارک ہیں شملہ میں آیا اور دفتر آبدہوا میں مبلغ پچیس روپے ماہوار مشاہرہ پر ملازم ہو گیا اس کے بعد سنٹری کمشنر صاحب بہادر گورنمنٹ آف انڈیا کے دفتر میں تبدیلی ہو گئی چنانچہ اب تک اسی دفتر میں ہوں اور خدا کے فضل اور حکام کی مہربانی سے مبلغ ما صہ؎ روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہوں اور علاوہ ازیں موسم سرما کے پانچ ماہ میں مبلغ صہ؎ ماہوار بھتہ پاتا ہوں۔

شملہ میں اکیلا تہا اور کوئی رشتہ دار نگران حال نہیں تہا جس کا خوف ہوتا اِس لئے طبیعت آوارہ ہی رہی۔ زمانہ آوارگی کے حالات قابل شرم ہیں اور ان کا بیان کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا مگر طبیعت میں رشد کا مادہ تھا اِس لئے دوستوں سے اکثر شرم و حیا تہی بعض اوقات دین کی طرف بھی توجہ ہو جاتی تہی اور نماز پڑھ لیتا تھا مگر اس کے معانی اور مطلب سے بے بہرہ تہا ایک دفعہ سید مرحوم کے چند مضامین مطالعہ کئے اور ان کے پارہ اول کی تفسیر بھی پڑہی اس سے کچھ واقفیت پیدا ہوئی مگر حقیقی طور پر دل میں کچھ اثر نہ ہوا اور نہ احکام اللہ اور رسول کی عظمت جاگزین ہوئی۔ اسی کشمکش میں میری دوسری شادی ہوئی (پہلی بیوی فوت ہو چکی تہی) جہاں تک یاد پڑتا ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی آواز ۱۸۹۹ء میں میرے کان میں پڑی اس کے اگلے سال مجھے ان کے بعض مُریدوں کے قریب رہنے کا اتفاق ہوا چنانچہ اکثر ان سے بحث مباحثہ رہتا مگر زیادہ تر گفتگو حیات و وفات مسیح کے متعلق ہوتی تہی۔ میرے طرفدار غیر احمدی احباب میری بڑی تعریف کیا کرتے تہے کہ نہایت مستحکم دلائل پیش کرتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ بعض اوقات احمدی دوست گھبرا جاتے تہے مگر مجھے دل میں تسلی نہیں تہی اس لئے ایک دوست مسمی شیخ امیر الدین صاحب اسسٹنٹ دفتر اگزیمنر ملٹری ورکس کے ساتھ مل کر قرآن شریف با معنے پڑھنا شروع کیا جہاں تک غور کیا۔ مسیح علیہ السلام کی وفات کی طرف اشارہ ملتا تہا انہیں ایّام میں پیر مہر علیشاہ صاحب یا اُن کے کسی مُرید کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا۔ جس میں حوالجات کتب دے کر لکھا تہا کہ مرزا صاحب فلاں فلاں (غالباً چوبیس) اعتقادات ایسے رکھتے ہیں جو تعلیم اسلام کے خلاف ہیں اور صریح کفر ہیں ان میں سے بعض تو غالباً صحیح تھے مگر اصلی کتابیں دیکھیں تو اکثر ان میں سے غلط نکلے یعنے چند درمیانی الفاظ نقل کر کے مصنّف کے مدعا کو غلط بیانی کرنے کی کوشش کی گئی تہی اس سے خیال ہوا کہ مخالفین محض تعصب کی وجہ سے اراداتاً حق کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں میں نے محسوس کیا کہ اس جماعت میں ہمیشہ دین و مذہب کا ذکر ہوتا رہتا ہے اور اس میں اُنس ہے اور کوئی مجلس ایسی نہیں جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہو اور باہمی اُلفت ہو میں نے خیال کیا کہ یہ سلسلہ ضرور حق پر ہے اور اشاعت اسلام کی مد میں ایک روپیہ ماہوار چندہ دینے لگ گیا انہیں ایام میں ۱۹۰۱ء کی مردم شماری آ گئی۔ چونکہ میں حضرت امام علیہ السلام کا اشتہار دیکھ چکا تہا کہ جو شخص مجھ سے حسن ظن رکھتا ہو گو وہ باقاعدہ طور پر میری جماعت میں اور بیعت میں داخل نہ ہو وہ اپنے آپ کو احمدی لکھا سکتا ہے۔ میں نے مردم شماری کے کاغذات میں اپنے آپکو احمدی لکھوا دیا۔

انہی دنوں میں ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام احمدیوں کے ڈیرے میں میرے ساتھ والے مکان میں تشریف رکھتے ہیں مجھ سے فرمانے لگے کہ برکت علی تم ہمارے پاس کیوں نہیں آتے میں نے عرض کی کہ جناب اب آؤں گا۔ چنانچہ تھوڑے دنوں میں نے بیعت کا خط لکھدیا۔ اسوقت تک میں نے حضرت صاحب کی شکل مبارک نہیں دیکھی تہی۔ اور نہ ہی ان کی تصویر کوئی میری نظر سے گزری تھی۔ خواب میں مجھے ایسے شخص کی شکل دکھائی گئی جو میرا قریبی رشتہ دار تہا یعنے مولوی عمر الدین صاحب کے والد بزرگوار۔ مگر مفہوم دل میں یہ ڈالا گیا کہ یہ مرزا صاحب ہیں کچھ عرصہ کے بعد جب حضور کی زیارت کا موقعہ ملا۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ کی شکل مبارک مولوی عمر الدین صاحب کے والد بزرگوار حکیم غلام محی الدین صاحب سے بہت مشابہ تہی چنانچہ ایک دفعہ مولوی عمر الدین صاحب نے بھی مجھ سے پوچھا کہ حضرت صاحب کی شکل میاں جی سے بہت ملتی تہی اور اسطرح گویا میری تصدیق ہو گئی۔

عموماً وہ خوابات جو کسی بیماری کی وجہ سے یا پریشان خیالات کا نتیجہ ہوتے ہیں وہ مبہم سے ہوتے ہیں اور یاد نہیں رہتے بہر حال میرا یہی تجربہ ہے حضرت صاحب کی بیعت میں داخل ہونے کے بعد ایک سلسلہ خوابات کا شروع ہوا۔ جو دل پر نقش ہو جاتے اور بیداری کی حالت کی طرح یاد رہے منجملہ ان کے ایک خواب جو مجھے اب تک یاد ہے یہ ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت صاحب کو ایک جگہ دیکھا جو غالباً قادیان ہی تھی مگر وہاں ایک عظیم الشان قلعہ تہا۔ جو حضرت صاحب کا رہائشی مکان تہا۔ آپ شاہانہ ایک نفیس گھوڑے پر سوار تھے اور قلعہ مذکور کی پشت کی طرف ہو کر کہیں جا رہے تھے ایک جانب مہمانوں کے لئے بہت سے مکانات تھے۔ اور لوگ ان میں دینی مشاغل میں مصروف تھے۔ میرے ساتھ میرے ہمنام ایک غیر احمدی دوست تھے۔ ہم دونوں حضرت صاحب کے نزدیک ہوئے تو میں نے انکو کہا کہ اب عمدہ موقع ہے بیعت کر لو۔ انہوں نے ان الفاظ میں جواب دیا۔ ہرگز نہیں یہ الفاظ مجھے اب تک بخوبی یاد ہیں اس خواب کی تعبیر خواہ کچھ بھی ہو مگر یہ عجیب بات ہے کہ باوجودیکہ وہ دوست اکثر احمدی احباب سے ملاقات رکھتے ہیں۔ مگر ابھی تک انہیں کچھ اثر نہیں ہوا اور سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے۔

یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہو گی کہ میرے تھوڑے عرصہ بعد شیخ امیر الدین صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ میں نے مولوی عمر الدین صاحب کو اخبار الحکم بھیجنا شروع کر دیا۔ اور عزیزی فرزند علی کو لکھا کہ ریویو آف ریلیجنز منگوایا کرو۔ علاوہ

اس کے بعض موقعوں پر زبانی بحث مباحثہ بھی رہا۔ بلکہ ایک دفعہ شام کے کھانے کے بعد سلسلہ کلام شروع ہؤا اور اسی مین صبح ہوگئی۔ مولوی صاحب نے تو جلدی حق کو پالیا۔ عزیزی فرزند علی نے بڑی طول طویل تحقیقات کی۔ مگر الحمد للہ کہ آخر اس کو بھی جب خواجہ کمال الدین صاحب نے فیروزپور مین لیکچر دیا۔ یقین ہو گیا کہ حضرت صاحب کا دعوےٰ حق پر مبنی تہا چنانچہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ مین داخل ہو گئے مگر اس کو حقیقت حضرت صاحب کی وصال کے بعد کہلی۔

مولوی عمرالدین صاحب نے موضع صریح مین ایک جماعت بہم پہنچالی ہے اور عزیزی فرزند علی بھی بڑے جوش اور صدق کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت مین مصروف رہتے ہین چنانچہ جب سے وہ بیعت مین داخل ہوئے ہین انہون نے چند ایک نئے مُرید بھی پیدا کر لئے ہین ہم تینون بفضلہ تعالےٰ اپنی اپنی جگہ لوکل انجمنوں مین سکرٹری کا کام انجام دے رہے ہین میرے ایک لنگوٹیے دوست منشی عبدالرشید صاحب ملازم ریلوے بورڈ ہین وہ بھی خدا کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ مین داخل ہو گئے ہین میری والدہ ماجدہ اور گھر سے بیوی نے بھی حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے غرض بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ چند خویش واقارب اور گہرے دوست جن سے مجھے خاص طور پر تعلق تہا۔ سب میرے بیعت کرنے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ مین شامل ہو چکے ہین۔

جس وقت مین بیعت مین داخل ہؤا اسوقت صرف چند احباب تھے اور چندہ کا کوئی خاص انتظام نہ تہا۔ مینے اس کو اپنے ہاتھ مین لیا بعد ازآن ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی جس کا مین ہی سکرٹری قرار دیا گیا۔ اس کی کل کارروائی خدا کے فضل سے اب تک عمدہ طور پر چل رہی ہے جماعت نے خاصی ترقی کی ہے اور اوسط چندہ مبلغ للعہ (نو سو روپیہ ۹۰۰) سالانہ ہو جاتا ہے۔

۱۹۰۸ء کے آخر مین لوکل آریہ سماج سے جماعت کی بحث چھڑ گئی اور چند ایک مضامین پر طبع آزمائیان ہوئین جن مین سے مین نے گوشت خوری اور تناسخ کو خاص طور پر اپنے ذمہ لیا اوّل الذکر کو مین نے رسالہ کی شکل مین چھپوا دیا ہے اور ارادہ ہے کہ دوسرے کو بھی شائع کرا دیا جائے۔ علاوہ ازین مسئلہ تقدیر حقیقت معجزہ۔ موت اور ایسا ہی کئی ایک مضامین پر اپنی کمیٹی مین لیکچر دینے کا موقع ملا۔ جو سب اخبارات مین چھپ چکے ہین بعض مضامین مثلاً ہمزہ ور نجات۔ ضرورت امام۔ ہم کیونکر ترقی کر سکتے ہین۔ کیا اسلام تبلیغ سے پھیلا یا تلوار سے۔ وغیرہ وغیرہ پڑے ہوئے ہین ارادہ ہے۔ کہ انکو رسائل کی شکل مین چھپوا دیا جاوے۔ وباللہ التوفیق۔

میری زندگی مین دو اور واقعے بھی قابل ذکر ہین اوّل تو یہ کہ مین ابھی سلسلہ احمدیہ مین داخل نہین ہؤا تہا کہ ہمارے دفتر مین ایک کلب قائم ہؤا اس کے ممبرون کو آٹھ آنے چندہ ماہوار دینا پڑتا تہا۔ جو انواع واقسام کی لاٹری مین لگایا جاتا تہا۔ مین بھی اِس کلب کا ممبر ہو گیا اور بیعت کر چکنے کے بعد بھی مین شامل رہا اور اس بات کا کبھی خیال نہ آیا کہ یہ ایک قسم کا جوا ہے اور ناجائز ہے۔ ۱۹۰۳ء مین ہمارے نام لاٹری آئی اور فی کس قریباً ساڑھے سات روپے ملا۔ اس وقت مجھے خیال پیدا ہوا کہ یہ تو جوا ہے۔ حضرت صاحب سے فتوےٰ دریافت کیا تو آپنے فرمایا کہ اس قسم کا روپیہ جائز نہین۔ اُسوقت تشویش تو ہوئی اور دل نے کہا کہ سارا راہ مولیٰ دے دو مگر حوصلہ نہ پڑا۔ اور گو دل جانتا تہا کہ یہ روپیہ اچھا نہین مگر خواہش دامنگیر تہی کہ کسی طرح جائز ہو جاوے تھوڑا سا روپیہ خیرات کے کامون مین صرف کیا اور باقی رکھ چھوڑا اُس روپیہ سے مجھے دو طرح کی تکلیف ہوئی ایک یہ کہ ہر وقت دل مین کھٹکتا تہا کہ یہ ناجائز ہے اور اپنے استعمال مین لانا مناسب نہین دوسرے یہ کہ خویش واقارب مین یہ بات مشہور ہو گئی تو بعض حسد کرنے لگ گئے اور بعض خویشون اور دوستون نے بطور قرض مانگنا شروع کیا اب جس کو نہ دیا وہ تو اس واسطے ناراض ہو گیا کہ دیا کیون نہ۔ اور جس کو دیا اس سے اس طرح رنجش پیدا ہو گئی کہ بعضون سے مانگا تو انہون نے دیا ہی نہ۔ اور بعد مین ملاقات سے بھی عاری ہو گئے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ بیعت کرنے کے بعد مین نے ڈاکخانہ مین جو سلسلہ بیمہ گورنمنٹ کی طرف سے ہے اپنی زندگی کا بیمہ کرا دیا۔ مگر بعد مین خیال ہوا کہ کہین ناجائز نہ ہو اس کے بعد میری لڑکی جس کی عمر قریباً ۷½ سال کی تہی بقضائے الٰہی فوت ہو گئی یہی میری ایک لڑکی تہی اور اس کے سوا کوئی اولاد نہین تہی چونکہ اس سے محبت زیادہ تہی اس لئے اس کے مرنے سے سخت قلق ہؤا بلکہ اب تک بھی جب وہ یاد آتی ہے تو دل بجھ جاتا ہے اس حادثہ سے دنیا کیطرف سے دل ٹھنڈا پڑ گیا اور ارادہ کیا کہ حضرت صاحب سے زبانی مفصل ذکر کر کے لاٹری اور بیمہ دونون کا فیصلہ کر دیا جائے چنانچہ دارالامان جا کر خدمت عالی مین حاضر ہو کر تمام کیفیت سُنا دی۔ آپنے فرمایا۔ کہ لاٹری کا روپیہ قطعی ناجائز ہے۔ نہ اپنے کامون مین لاؤ اور صدقہ اور خیرات کے کامون مین صرف کرو۔ البتہ اشاعت اسلام مین خرچ کر دیا جاوے بدین وجہ کہ اوّل تو اللہ تعالےٰ کے لئے کوئی چیز حرام نہین ہے۔ اور دوم اسلام اس وقت ایک غربت اور اضطراری کی حالت مین ہے چنانچہ مین نے رفتہ رفتہ وہ سب روپیہ راہِ مولا مین صرف کر دیا۔

بیمہ کے متعلق آپنے فرمایا کہ ہمارے نزدیک گورنمنٹ کا بیمہ جائز ہے اگر گورنمنٹ اصل سے زیادہ دے تو ہمین اس کو عطیہ سمجھنا چاہیئے۔ مثلاً گورنمنٹ ایک وقت ہم سے ایک ہزار روپیہ لے کر بعد مین اس کے عوض مین پانچ ہزار روپیہ عنایت فرما دے تو ہم اس کو عطیہ تصور کرین گے اور خوشی سے لے لین گے اور یہی حال بیمہ کا ہے۔ البتہ شخصی یا بنک کے بیمون کو مین درست نہین سمجھتا۔

یہ عجیب اتفاق کی بات ہے کہ میری لڑکی بھی اُسی مرض سے اور دن کو اُسی وقت فوت ہوئی جس سے کہ حضرت اقدس ؑ کا وصال ہؤا میری لڑکی ۲۶۔ نومبر ۱۹۰۷ء کو بروز منگل دن کے دس بجے کے قریب مرض اسہال سے جان بحق ہوئی اور حضرت صاحب کے پورے چھ ماہ بعد ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء کو بروز منگل دن کے دس بجے کے قریب ہی مرض اسہال سے وصال الٰہی ہؤا۔

یہ بات بھی بیان کرنے کے قابل ہے کہ مجھے چند موقعون پر پبلک جلسون مین حصہ لینا پڑا جنمین سے ذیل کے دو زیادہ اہم تھے۔

اوّل ۱۹۰۶ء مین تقسیم بنگال کے متعلق ہماری طرف سے ایک عام جلسہ کیا گیا۔ جس مین مینے حقوق انسانی کے عنوان سے ایک تقریر کی اور مختلف پہلوؤن سے بتایا کہ گورنمنٹ کے اس فعل پر ہمین ناراضگی کا کوئی حق نہین چنانچہ اس کی مختصر کیفیت اخبار بدر اور سول ملٹری گزٹ مین چھپ چکی ہے۔

دوم۔ اس سال لندن مین حضور ملک معظم کی تاجپوشی کے موقعہ پر عام مسلمانون کی طرف سے جامع مسجد مین ایک جلسہ منعقد کیا گیا اور غرض یہ تہی کہ اظہار خوشی کے بعد حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے حق مین نیک دُعا کی جاوے اور مبارکباد بھیجی جاوے مگر ایک مولوی نے مخالفت کی کہ اِس قسم کے جلسے مسجد مین نہین ہونے چاہئیں۔ اس پر بتوفیق ایزدی مینے ایک مختصر سی تقریر کی اور حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور سنت کی رُو سے واضح کیا کہ مسجد مین شاہ وقت کے لئے دُعا کرنا ناجائز نہین اِس تقریر کو سامعین نے پسند کیا۔ چنانچہ اس جلسہ کی کیفیت بھی اخبارات مین شائع ہو چکی ہے۔

یہ ہین مختصر طور پر میری زندگی کے سوانح۔ اکثر عجائب پسند طبیعتوں کے واسطے کوئی نادر واقعات نہین مگر غور کُن دماغ رکھنے والے شاید اس سے فائدہ اُٹھاوین۔ خاکسار برکت علی عفی اللہ عنہ

اخبار عالم پر ایک نظر

قیصر ہند اب عدن کے قریب ہون گے۔ پورٹ سعید مین خدیو لارڈ کچنر، صاحبزادہ سلطان روم اور عمائد مصر نے آپ سے ملاقات کی۔ جلوس دہلی مین آپ گھوڑے پر سوار ہون گے۔ **دربار دہلی** کی طیاریان بڑی سرگرمی سے جاری ہین۔ ۳۰ میل مین ایک شہر سیام بن گیا ہے۔ کثرت باران کے سبب پچھلے دنون ذرا تکلیف ہوئی۔ **سر آغا خان** واپس ہندوستان پہونچ گئے۔ لندن سے ہند کو آتی ہوئی **ڈاک** ولائت مہذب ملک فرانس مین چلتی گاڑی مین سے لوٹی گئی۔ مگر نقصان بہت نہین ہوا۔ **چین** مین باغی بڑھتے چلے جاتے ہین۔ فغفور چین معذرت کرتے ہین باغی سنتے نہین وہ جمہوری سلطنت قائم کرنا چاہتے ہین۔ **پلیگ** حیدر آباد دکن مین جاری ہے، راول پنڈی مین اب پلیگ کا زور کم ہے۔

ترکی ٹوپیان اب امرتسر مین بننے لگی ہین۔ بہت عمدہ بات ہے۔ شاہ جہان پور مین ایک بوچڑ کے لڑکے کی شادی پر طرفین نے ایک لاکھ روپیہ خرچ کیا۔ نکاح کا وقت آیا تو کچھ جھگڑا پڑ گیا۔ اور نکاح ہی نہ ہوا۔ مسلمانون کا روپیہ آج کل اس طرح **ضائع** ہوتا ہے روس نے **ایران** کے بعض صوبجات مین اپنی فوج روانہ کردی ہے۔ **جرمن** پارلیمنٹ کے بعض ممبران نے سلطنت انگلستان کے ساتھ دشمنی کا اظہار کیا۔

جنگ طرابلس کے متعلق تو ریوٹر ہفتہ بھر سے خاموش ہے۔ غالباً اس واسطے کہ اب ترک فتح پا رہے ہین۔ مصری اخبارون کے ذریعہ سے جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ درج ذیل ہے

آستانہ کے تازہ ترین تار۔ ذیل مین وہ تازہ بتازہ تار ہین جو آستانہ علیہ سے مصری اخبارات کو موصول ہوئے ہین۔ العلم کے نامہ نگار آستانہ نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ ایک بجے رات کے طرابلس کا تار بدین مضمون موصول ہوا کہ ہم نے اطالین سپاہ پر کامل فتح پائی۔ اٹلی والون کے پانچہزار سپاہی قتل اور سات ہزار اسیر ہوئے۔ شہر طرابلس کو ہم نے فتح کرلیا اور حسب ذیل مال غنیمت ہمارے ہاتھ آیا۔ اناج کی بوریان ۱۵۰۰ متراليوز کی ساخت کی توپین۔ ۳۵ جلد چلنے والی توپین۔ ۱۵ بندوقین ماسر کی قسم کی ۱۷۰۰۰، اطالین سپہ سالار بھاگ کر جہازات مین پناہ گزین ہوگیا۔ روما مین اس اندوہ خیز خبر نے تہلکہ برپا کردیا ہے اسلئے گورنمنٹ اٹلی نے مارشل لا جاری کیا ہے آستانہ مین اس فتحیابی پر عام خوشیان منائین اور مبارکبادین دی جا رہی ہین۔

المؤید کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ ۲۱۔ اکتوبر کو آٹھ بجے صبح کے طرابلس کا تار موصول ہوا ہے کہ ہم نے ایک خونریز جنگ کے بعد شہر طرابلس کو فتح کرلیا ہے جس مین پانچہزار چار سو اطالین قتل ہوئے جن کی لاشون کے گلی کوچون مین انبار لگ گئے اطالین سپاہ کو ہم نے ہر طرف سے گھیر لیا جس نے مجبور ہو کر امن کا جھنڈا کھڑا کیا اور اپنے آپکو بغیر کسی شرط کے ہمارے حوالہ کردیا ہمنے سب کو قید کرلیا جن کی تعداد سات ہزار تھی ترکون اور عربون نے حسب ذیل مال غنیمت لوٹا۔ توپین ۱۰۰ ذخائر کی پٹیان ۱۵۰۰۔ بندوقین ۲۰۰۰۰۔ اطالین سپہ سالار مفقود الخبر ہے۔ معلوم نہین کہ قتل یا اسیرون مین ہے غرض اٹلی کی فوج بہت برا حشر ہوا ہے اس خبر پر آستانہ مین گھی کے چراغ جلائے جا رہے ہین۔

یکم نومبر کو وزارت جنگ کو سرکاری تار موصول ہوا ہے کہ طرابلس کے تمام قلعہ جات جو اٹلی والون کے ہاتھ آ گئے تھے ہماری فوج نے از سر نو فتح کر لئے ہین اطالین لوگون مین بھاگڑ پڑ گئی اور وہ نہائت قلق و اضطراب کی حالت مین چھپتے پھرتے ہین باہر نکلنے کی انکو جرأت نہین ہے اخبارات یقین دلاتے ہین۔ کہ شہر بالکل فتح ہوگیا ہے۔ اٹلی والونکو اب سر اٹھانے کی تاب نہین ہے۔

مصر کے عثمانی کمشنر کو ۳۱۔ اکتوبر کو اطلاع ملی ہے کہ ہماری ترکی فوج اور عرب والنیٹرون کی متفقہ طاقت نے ۲۶۔ اکتوبر کو دشمن کے مورچون پر دھاوا کیا۔ ترکی فوج کا قلب لشکر نخلستان سے گزرتا ہوا شہر کی طرف بڑھتا گیا اور دائین طرف کی فوج نے قلب لشکر کا ساتھ دے دشمن کی مورچہ بندی درہم برہم کر ڈالی اور اس کو پسپا کیا۔

۲۸۔ اکتوبر تک دو قلعے مصیکی اور ہانی اطالین سپاہ کے ہاتھ مین تھے۔ لیکن اہل قلعہ اس شدید حملہ سے مقابلہ کی تاب نہ لاکر بھاگ نکلے۔ ترکون اور عربون نے ان کا تعاقب کیا مفرورین نے اپنی توپون کی آتشباری کے نیچے پناہ لی۔ مگر ترکون اور عربون کی گولیون کی بارش نے اطالین توپچیون کا بھی منہ پھیر دیا۔ شہر ترکون کے ہاتھ آگیا۔ اور اٹلی والون کا بہت نقصان ہوا۔

پریسیڈنٹ حزب الوطنی نے آستانہ سے تار بھیجا ہے۔ کہ تین دن پیشتر تک ترکی فوج ۱۱ قلعہ جات فتح کرچکی تھی۔ صرف دو قلعے اٹلی والون کے ہاتھ مین تھے آج کے تازہ تار سے اطلاع ملی ہے کہ ترکان شہامت نشان اور عربان بسالت توامان نے باقی قلعے بھی فتح کر لئے جنگ ابھی جاری ہے مگر عربون اور ترکون کا دلون پر سکہ بیٹھ گیا ہے اور اٹلی والے ان کا لوہا مان گئے۔ آستانہ مین اس فتح عظیم پر لوگ پھولے نہین سماتے

۲۔ نومبر کا تار مظہر ہے کہ بنی غازی سے ہم نے اٹلی والون کو مار مار کر نکالدیا ہے اور ان کا دور تک تعاقب کرکے ایک بڑی تعداد کو سمندر ڈبو دیا۔ درنہ مین جنگ ہو رہی ہے ہماری فوج فتح پر فتح پا رہی ہے دشمنون کی ایک بڑی جماعت نے ہتھیار ڈال دئے جس کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

قبائل خوارج کا اعلان جنگ۔ گورنر طرابلس نے اطلاع دی ہے کہ قبائل خوارج کو شیخ نے ایک ممبر پارلیمنٹ کی زبانی جو شیخ مذکور کیطرف بھیجا گیا تھا۔ پیغام دیا ہے۔ کہ شیخ سنوسی نے اٹلی والون کے خلاف جو اعلان جنگ دیا ہے اس مین شریک ہونے کو ہم بھی تیار ہین۔ ہماری فوج کا ایک حصہ جس کی تعداد دس ہزار ہے میدان جنگ مین شریک ہونے کے روانہ ہوگیا ہے باقی فوج بھی تمام سامان مہیا ہونے کے بعد چند دنون مین روانہ کی جاوے گی۔ ممبر موصوف جو شیخ کا پیغام لائے ہین کہتے ہین کہ ان لوگون کے پاس جدید ساخت کے اسلحہ ہین اور اناج کے ذخیرے اور مال نقد اس قدر موجود ہے کہ برسون تک جنگ جاری رکھنے کے لئے کافی ہے۔

اٹلی کے مصائب۔ اٹلی کے شہر ترابونیلا مین ایک گندھک کی کان مین آگ لگ گئی جس کے اندر بہت سے مزدور کام کر رہے تھے۔ دو مردہ لاشین اور دس زخمی نکال لئے گئے ہین باقی لوگون کے نکالنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ جن کے دم گھٹ کر مر جانے کا قوی اندیشہ ہے۔

آجکل اٹلی پر شامت اعمال کی گھٹا چھا رہی ہے۔ پچھلے سال سسلی کے زلزلے نے لاکھون جانین لین اب کہین ہیضہ صفایا کر رہا ہے کہین کانون مین آگ لگ رہی ہے۔ ادہر طرابلس مین جدا ہنگامہ کارزار گرم ہے جہان ہر روز ہزارون اطالین لقمۂ تیغ ہو رہے ہین اگر اس اثناء مین اٹنا کا آتش فشان اژدہا اپنی قدیمی عادت کے موافق کروٹ بدلے تو اٹلی کی مصائب کی انتہا نہ رہے۔

اطالین مقتولین۔ عثمانی اخبارات نے ان شمار و اعداد سے جو انکو معتبر ذرائع سے موصول ہوئے ہین اندازہ لگایا ہے کہ اعلان جنگ سے لیکر ۲۳ تاریخ تک طرابلس نبغازی اور درنہ کی نواح مین ترکون نے آٹھ ہزار اطالین قتل کئے۔ ۱۶۷۰ اسیر ہوئے ترکون کا نقصان بہت کم ہوا۔ (پیسہ)

نمک جلسہ ہمارے مخلص دوست منشی ہاشم علی صاحب گرداور قانونگو ریاست پٹیالہ سے سکرٹری صاحب صدر انجمن کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ جلسہ سالانہ پر جس قدر نمک خرچ ہو وہ ...

فہرست مبائعین

(وہ مریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

قاضی فتح محمد صاحب محلہ نیاریاں - راولپنڈی +
بابو سراج الدین صاحب .. .. ..
بابو محمد عبد العزیز صاحب ملازم ڈاک خانہ کھوہار - گجرات +
امیر حسین صاحب .. .. ..
قاضی فیض طلب صاحب - پونچھ - معرفت مرزا عبد الکریم کاتب
محمد فرید خانصاحب کوٹ دفعدار رسالہ ۵۴ کیمل کور چھاؤنی لاہور
کامدار خانصاحب - احمد بخش صاحب - عبد الرحمٰن - اہرانہ ڈاک راجے پور - ضلع ہوشیار پور +
عبد اللہ صاحب کانسٹیبل ۱۷ پولیس لائن فیروز پور
اہلیہ ثانی سید علی کریم صاحب مونگیر - ڈاک خانہ سورجگڈھ
مولوی شیخ عالم صاحب معہ اہلیہ و دختر ملک برار ضلع امراوتی
سردار گوندل صاحب ولد اللہ دتا صاحب آبادکار چک ۹۹ شمالی علاقہ سرگودہ +
[illegible] صاحب [illegible] - [illegible] پور - گجرات +
منشی فضل کریم صاحب - موضع دیرم - ضلع سیالکوٹ +
محمد عبد العزیز صاحب - محلہ پورب سرائے - مونگیر +
سید عبد الغفار صاحب تاجر کتب - دلاور پور - مونگیر
ڈاکٹر عبد الغفار صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ شفاخانہ شکر درہ - ضلع کوہاٹ +
مولوی جلیل خاں صاحب ورابعہ - معرفت مولوی عبد الماجد صاحب پروفیسر کالج - بھاگلپور +
حافظ عبیدو صاحب - محمد سمیع خاں صاحب - معرفت .. .. مولوی الٰہی بخش صاحب - محلہ تدبیر بنارس +
اشراق الدین احمد صاحب - بنگال - ضلع میمن سنگھ +
والدہ فتح علی و اہلیہ فتح علی صاحب - اگووال - ضلع گجرات +
موج الدین صاحب ارائیں - موضع بھبیاں ضلع ہشیارپور +
عنایت اللہ صاحب پٹواری حلقہ نمبر ۱۲ معہ اہلیہ و فرزنداں محمد مستقیم و عبد العزیز - ضلع بہالیاں سرہند - پٹیالہ +
نبی بخش صاحب علماء امام مسجد - شیخ پور - گجرات +
کریم اللہ ساکن پائل .. .. پٹیالہ +
محمد قمر اللہ صاحب - نمبر ۴۷ - بیٹھک خانہ روڈ - کلکتہ
مولوی فتح محمد صاحب داروغہ چنگی - ہریانہ - ریاست پٹیالہ +

الخطبہ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار مشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے - اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں - مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ - سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں - باشندگانِ میرٹھ - دہلی - مظفر گڈھ - سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دیجاوے گی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوٰۃ - ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جسکی عمر ۲۳ سال - گندم رنگ جسم اور قد درمیانہ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک - قرآن شریف اور اردو خواندہ مطیع و فرمانبردار بخت و پز قطع و برید و دوخت سے واقف ہے - احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو - اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو - کم از کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو - یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار آمدنی کا ہو - اضلاع - میرٹھ - دہلی مظفر گڈھ - سہارنپور کے باشندگانِ کو ترجیح ہوگی - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو - درخواست کے ہمراہ ۲ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ - ساکن راجیکے ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری کے اُنیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں - جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیویں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان - غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے - عمر بیس سال تنخواہ ستر ہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے - اہلِ حاجت سید غلام حسین وٹرنیری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو - محمد امین - فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ +

(۸) ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر سولہ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے - ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو - خط کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +